رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۸۶ رجسٹرڈ ایل نمبر

طبِ جدید (پنجابی)، آل انڈیا انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کا زیردست ماہوار آرگن

بادہ در جوش است و یاراں منتظر ساقیا خذ ما صفا و دع ما کدر

تبصرۃ الاطباء

سالانہ چندہ ۳ روپے
ممالک غیر سے ۵ روپے
قیمت فی پرچہ ۴ آنہ

معاونین حضرات سے ۱۰ روپے
رؤساء و امراء سے ۵ روپے
نمونہ مفت

نرخ اشتہارات
دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اُستاد الاطباء نمبر
کافی تعداد میں شائع ہوگا۔ اشتہار دینے والے حضرات اس زرّیں موقعہ سے فائدہ اٹھائیں

طبیہ دارالعلوم انجمن خادم الحکمت شاہدرہ (لاہور)

چیف ایڈیٹر:- بقراط زماں جناب اُستاد الاطباء صاحب موجد طب جدید بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

ایڈیٹرز:- (۱) حکیم حاذق ممتاز الاطباء حکیم سید فضل حسین صاحب منشی فاضل (۲) حکیم حاذق ممتاز الاطباء حکیم لالہ گنگا رام صاحب سرائے اُستاد ملتان

(۳) شیخ الاطباء حکیم غلام محمد صاحب نظامی پرنسپل دارالعلوم طبیہ راولپنڈی (۵) ممتاز الاطباء حکیم مولانا نظام الدین شاگرد شاہی معالج حکیم نور الدین صاحب

جائنٹ ایڈیٹر:- نبیرہ الحکماء ممتاز الاطباء حکیم ڈاکٹر دوست محمد صابر تعزیافتہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور (ملتان چھاؤنی)

دفتر کا پتہ:- دفتر رسالہ تبصرۃ الاطباء فلیمنگ روڈ لاہور

رفیق عام پریس لاہور میں باہتمام ڈاکٹر دوست محمد صابر پرنٹر چھپا اور ڈاکٹر دوست محمد پبلشر نے فلیمنگ روڈ لاہور سے شایع کیا۔

فرائض ممبران انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

(۱) ہر ایک طبیب دید اور ڈاکٹر یا جو شخص اس فن سے مذاق رکھتا ہو۔ انجمن ہذا کا ممبر بن سکتا ہے بشرطیکہ تحریری اقرار کرے کہ میں نے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط انجمن کو ملاحظہ کر لیا ہے۔ اور مجھے تمام امور کیساتھ پورا پورا اتفاق ہے میں حتی الوسع ان پر عمل کرنیکی کوشش کرونگا میرا نام بزمرۂ ممبران لکھ لیا جائے۔ اور اس خط پر پورا پتہ بہ تاریخ وغیرہ درج کر کے دفتر انجمن میں بھیجدے۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا۔ کہ تمام ممبران کے ساتھ رشتۂ اتفاق و اتحاد کو بڑھائے۔ اور ان کو ہر ایک معاملہ میں ہمدرد اور طبی اصولات و ضروریات میں خصوصاً شرح صدر سے مستفید کرے۔ اور کسی قسم کی تنگدلی اور بخل کو روا نہ رکھے۔

(۳) ہر ایک ممبر کا فرض ہے۔ کہ جو اخبار یا رسالہ انجمن کی طرف سے جاری ہو۔ اسکو خود خریدے اور اس کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے

(۴) جو ممبر باقاعدہ مطب کرتے ہیں وہ جب تحریر رسالہ طبی ہذا اپنے زیر علاج مریضوں کیلئے رجسٹر رکھیں اور اپنی پریکٹس کی مختصر ماہوار رپورٹ دفتر انجمن میں ماہ بماہ بھیجتے رہیں

(۵) جو باقاعدہ مطب نہیں مگر علاج کرتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے علاج کے کارنامے گاہ بگاہ منکشف کرتے رہنا چاہیئے۔

(۶) ہر معالج کیلئے لازم ہے۔ کہ انجمن کی مجربہ مصدقہ ادویہ استعمال کرے خواہ وہ اپنے پاس رکھے یا کسی مقامی دوا فروش کے پاس رکھے۔ اور وہ ادویات خود اپنے خرچ و اہتمام سے تیار کرائے یا کارخانہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور سے تیار کردہ منگائے

(۷) تشخیص امراض و تحقیق ادویہ میں جو تحقیقات سے ایزادی کرنے میں کوشاں رہے خصوصاً جن امراض و ادویات کی تحقیقات کے متعلق مرکز سے ہدایات ہوں انکی تحقیقات میں حسب ہدایت دریغ نہ کیا جائے (۸) ہر ایک طبیب ممبران کا فرض ہے۔ کہ پبلک کو انجمن کی طرف رہنمائی کریں۔ اور انجمن کی ہر ایک مفید بات سے مستفید کرانے کی کوشش جاری رکھیں۔

منیجر

مقاصد رسالہ

علم الصلاح کے تمام مروجہ طریقوں شل ڈاکٹری۔ یونانی۔ آیورویدک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ اور ناقدانہ بحث کر کے ان کے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور ان کے صحیح اور مختلف فیہ مسائل کو تطبیق دیکر ایک جدید مکمل اور صحیح طب کا دنیا میں قایم کرنا اس رسالہ کا خاص اور پہلا مقصد ہے

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہ کرنا (۳) ناظرین کی تمام ضروریات طبی جس کا وہ اظہار کریں۔ پورا کرنے کی کوشش کرنا (۴) مایوس اصلاح مریضوں کو طب جدید کے ماتحت مشورہ دینا۔

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲۰ تاریخ شایع ہوتا ہے جن اصحاب کو رسالہ پہنچے وہ ۳۰ تاریخ کے اندر اندر دفتر سے مفت طلب کر سکتے ہیں

(۲) علمی سوالات مفت درج ہونگے۔ لیکن شخصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق ہوں مشورہ کے رنگ میں ہوں ۲ ارنی سوال اور اگر یہ رسالہ سے خارج ہوں تو دو روپیہ فی سوال اُسکے ہمراہ بھیجنا ہوگا۔ البتہ ممبران انجمن اس شرط سے مستثنےٰ ہیں۔

(۳) نرخ اشتہارات حسب ذیل ہے۔ وارزاں سے بزیادت کی درخواست کا کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔ اُجرت ہمیشہ پیشگی بھیجیں۔

معیاد	ایک دفعہ	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
ایک صفحہ	۱۰	۲۵	۴۵	۸۰
½ ″	۶	۱۵	۲۵	۴۵
¼ ″	۳	۸	۱۵	۲۵
⅛ ″	۲	۵	۸	۱۵

(۴) عام طور پر تبدیل مقام کیلئے اپنے ڈاکخانہ میں اطلاع دیں ہمیشہ بکم از کم ۲ ماہ کیلئے جگہ تبدیل کرنی ہو تو دفتر کو آگاہ کریں تا کہ پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ پہنچنے پر دفتر ذمہ دار نہ ہوگا (۵) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہیئے

TAB-SARA-TUL-ATIBBA.

(Monthly Medical Critic.)

MADAM CURI.

میڈم کیوری موجد ریڈیم

55, Fleming Road, LAHORE.

رسالہ

بصیرۃ الاطباء

ترجمان انجمن خادم الحکمت کا مصورہ ماہوار رسالہ

جلد ۱۴	فروری سنہ ۱۹۳۳ء	مقام اشاعت:- فلیمنگ روڈ لاہور	نمبر ۲
تصاویر کے	اُستاذ الاطباء - دار العلوم انجمن خادم الحکمت شاہدرہ - میڈم کیوری موجد ریڈیم		

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱	دور حاضرہ کا بہترین طبیب (نظم)	جناب حکیم منصور قیصر حسین صاحب قیصر	۴
۲	ضروری اطلاع	از انجمن خادم الحکمت	۵
۳	سائنٹفک اخبارات	حکیم غلام فرید صاحب	۶
۴	اعلانِ عام	از پرنسپل طبیہ دار العلوم شاہدرہ	۸
۵	مکالمات مخاطبات	جناب اُستاذ الاطباء صاحب چیف ایڈیٹر	۹
۶	حقیقتِ حال	حکیم ڈاکٹر دوست محمد صابر جائنٹ ایڈیٹر	۱۱
۷	ریویو	از جائنٹ ایڈیٹر	۱۸
۸	افعال الاعضاء	حکیم قمر الدین صاحب	۱۹
۹	اطلاع	از دفتر نیشنل طبی انسٹی ٹیوشن	۲۳
۱۰	اُم الصبیان	حکیم ڈاکٹر احمد حسن صاحب	۲۴
۱۱	علم الادویہ	حکیم سید فضل حسین شاہ صاحب	۳۱
۱۲	ایکس رے	حکیم ڈاکٹر دوست محمد صابر	۳۶
۱۳	ملاحظات	جناب اُستاذ الاطباء صاحب	۴۰

مضامین نگار حضرات! اُستاذ الاطباء خاص نمبر کے لئے اپنے مضامین ۵ مارچ تک جائنٹ ایڈیٹر فلیمنگ روڈ لاہور کو ارسال کر دیں۔ اس کے بعد خاص نمبر میں درج نہ ہو سکیں گے۔

رفیق عام پریس لاہور بیرون موری دروازہ میں باہتمام ڈاکٹر دوست محمد صابر پرنٹر چھپا اور ڈاکٹر دوست محمد پبلشر نے فلیمنگ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

دورِ حاضرہ کا بہترین طبیب

اُستاذ الاطبا حکیم احمد الدین صاحب

(از حکیم منصور قیصر حسین صاحب قیصرؔ تاج پور۔ لاہور)

تھے بعض لوگ فنِ طبابت کے مدعی | سب سے بلند اپنا سمجھتے تھے وہ مقام
تنگ آ گئے تھے اُنکے شرِ عمر دیکھ کر | اُنکی نشست کو نہ قرار اور تھا قیام
پیدا خُدا نے کر دیا ہے اک طبیبِ خاص | ہر مُدعی کی جس نے کہ کیں تر کیاں تمام
اپنے کمالِ فن کو دیا اُس نے وہ عروج | پہلے اساتذہ سے بھی بڑھ کر ہے لاکلام
بقراط و جالینوس بھی لقمان بھی ذرا | دیکھیں کمالِ فن تو وہ ہو جائیں بس غلام
محبوب ہو نہ طرزِ طبابت یہ کس لئے؟ | ہر فعل میں جو ہوتا ہے سو حُسنِ اہتمام

قیصرؔ ندا یہ غیب سے ہاتف نے دی مجھے
ممدوحِ خوش سیر ہی طبابت کا ہے اِمام

ضروری اطلاع

لقمانِ زمان و بقراطِ دوران جناب اُستاذ الاطبا حاذق موجد طب جدید و بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کو

اِس امر پر

مجبور کیا گیا ہے۔ کہ بیرونجات کے بیماروں کو اپنے قیمتی مشورہ سے ضرور مستفید فرمائیں۔ تاکہ مریض

علاج بذریعہ خط و کتابت کرا سکے

آپ نے بڑی مشکل سے اپنے قیمتی وقت کے دو گھنٹے اس شرط پر دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ کہ صرف کہنہ پیچیدہ اور عسر العلاج مریض ہی اُن کی طرف رجوع کریں۔ اور اس قسم کے مریضوں کی

خط و کتابت صیغۂ راز

میں رکھی جائے گی۔ لاہور اور گردونواح کے لوگ آپ سے مل کر مشورہ کر سکتے ہیں

وقت صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک

فیس مشورہ ہر نئے مشورے کے ہمراہ آنی چاہیئے۔ جو

صرف دو ۲ روپے

ہوگی۔ مشورہ کے بعد علاج کرانا چاہیں۔ تو ایک روپیہ خط و کتابت کیلئے ارسال کریں

بارہ بجے کے بعد

کوئی صاحب تکلیف نہ دیں۔ اگر مجبوراً کوئی صاحب مشورہ لینے تشریف لائیں گے۔ تو

فیس مشورہ دس روپے

ہوگی۔ باہر جانے کے لئے فیس سو روپیہ روزانہ سے لے کر پانصد روپیہ روزانہ تک

حسب حیثیت ہوگی

خط و کتابت کا پتہ:۔ اُستاذ الاطباء موجد طب جدید پنجابی، شاہدرہ لاہور

سائنٹفک اخبارات

از خادم الحکمت حکیم غلام فرید خاں صاحب متصل ٹھنڈی کھوئی نزد میونسپل لاہور

محترم مکرم جناب اُستاذ الاطباء صاحب زندہ باد!

السلام علیکم۔ رسالہ تبصرۃ الاطباء کا تازہ پرچہ موصول ہوا۔ اس کی ظاہری باطنی شان دیکھ کر ازحد زائد مسرت ہوئی۔ اس کی خوبیوں نے اس قدر اثر کیا۔ کہ دل میں از خود تبصرۃ الاطباء کی خدمت کرنے کا شوق دامن گیر ہوا۔ لہذا چند سائنٹفک کارنامے ارسالِ خدمت ہیں۔ اگر ناظرین نے پسند فرمایا۔ تو آئندہ بھی یہ سلسلہ قایم رہے گا۔

صابر صاحب کی اگر یہی کوشش رہی۔ تو اُمید کامل ہے۔ کہ جلد ہی طب جدید (پنجابی)، کا ڈنکہ چار دانگ عالم میں بج جائیگا۔

چار نئے خریداروں کا چندہ ارسال ہے۔ براہ کرم میرے نام بھی تبصرۃ الاطباء سرا چاہتا پرچہ جاری کر دیا جائے (فرید)

تیتریوں سے خوشبو حاصل کی جائیگی

پردار کیڑوں میں تیتری کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ تیتریوں کے متعلق متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اکثر شائقین اس رنگیں مخلوق کو شیشے کے ڈبوں میں بطور آرائش محفوظ رکھتے ہیں علم الحیوانات کے ماہرین نادر اقسام کی تیتریاں جمع کرنے کی خاطر ہزاروں میل کا سفر کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ پارچہ بافی کے کارخانوں کو بھی ان کی ضرورت اسلئے رہتی ہے۔ کہ ان سے عجیب و غریب نقش و نگار کے نمونے حاصل کئے جاتے ہیں۔ گویا علم اور آرٹ اور تجارت کے نقطۂ خیال سے تیتری ایک قیمتی شے ہے۔ اب اس کے متعلق ایک تازہ انکشاف ہوا ہے جس سے اس کی قدر و قیمت میں بیحد اضافہ ہو جائیگا۔ واشنگٹن کے مشہور صنعتی کارخانہ سمتھونین انسٹی ٹیوٹ کے دو محققین نے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ تیتریوں اور اسی نوع کے دیگر پردار کیڑوں کے جسم سے نہایت لطیف خوشبو نکلتی ہے۔ چند سال کے تجربات کی بنا پر وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ نر کی خوشبو مادہ کی نسبت زیادہ تیز ہوتی ہے۔ اور بہترین پھولوں کے عطر کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ بعض تیتریوں کی خوشبو پھولوں سے نہیں ملتی اور بعض کی خوشبو چنداں گوارا نہیں ہوتی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ پروانہ کی ابتدائی صورتوں میں تیتری خوشبو سے معرا ہوتی ہے۔ اور وہ جوں جوں عمر میں بڑھتی ہے۔ اس کی خوشبو تیز ہوتی جاتی ہے۔ سائنسدانوں کے لئے یہ انکشافات قدرتاً خاص دلچسپی کا موجب ہیں۔ پہلے ان کا یہ خیال تھا۔ کہ خوشبو دراصل جنسی کشش کا ذریعہ ہے۔ یہ نظریہ اس بنا پر ترک کر دیا گیا ہے۔ تیتری کی خوشبو پھولوں کے مقابلہ میں جن پر تیتریاں گھومتی ہیں۔ بہت ہلکی ہوتی ہے۔ غالباً تیتری کی خوشبو اس کی حفاظت کے لئے مقصود ہے۔ یہ خوشبو جسے حاصل کرنے

کے نئے سائینداں بے تاب نظر آتے ہیں۔ تیتری کے دشمنوں کو سخت ناگوار ہے۔ اس تھیوری کا کمزور پہلو یہ ہے۔ کہ مادہ کی عمر نر کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے۔ اور نر کے جسم سے زیادہ اور تیز خوشبو نکلتی ہے۔ تیتری کی خوشبو کا حقیقی مقصد خواہ کچھ ہو۔ لیکن وہ زیادہ دیر تک صیغۂ راز میں نہیں رہ سکتا۔ اسکے متعلق تحقیقات جاری ہے۔ اور امید ہے۔ کہ عنقریب تیتریوں پر ایک دلچسپ کتاب منظر عام پر آجائے گی۔

(ادبی دنیا)

راگ کا اثر صحت پر

جسم انسانی پر راگ کا اثر کیا ہوتا ہے؟ اس کے متعلق بہت مدت سے لوگ غور کرتے آئے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ زمانۂ قدیم میں مصر کے لوگ بانسری بجا کر مختلف امراض کا علاج کیا کرتے تھے۔ مارٹینس کیپیلا کا دعویٰ تھا۔ کہ راگ سے بخار دور ہو جاتے ہیں۔ ایسکیولیپیس نے تو ایک بہرے آدمی کو ترہی بجا کر اچھا کر دیا تھا۔ اس واقعہ کے متعلق آلس گیلیس کی سند پیش کی جاتی ہے۔ کہ مدھم آواز میں نغمہ الاپنے سے ایک عورت کا شدید دردِ زہ جاتا رہا۔ زمانۂ قدیم کے بعض حکیموں نے خرگیں پائپ کو عام طور پر مرض عرق النسا کے لئے تجویز کیا ہے۔ زمانہ حال کی تحقیقات نے ان دریافتوں پر صاد کیا ہے۔ اور ایک وقیع طبی رسالہ نے جسم انسانی پر نغمہ کا اثر حسب ذیل بیان کیا ہے:۔

(۱) موسیقی جسمانی کیسوں کے افعال کو بڑھاتی اور عضلات کی قوتِ عمل کو کم اور زیادہ کرتی ہے۔

(۲) اس سے نبض اور خون کے دباؤ پر خاص اثر پڑتا ہے۔

(۳) اس سے تھکن بہت کم ہو جاتی ہے۔ اور کام کی رفتار اتنی تیز ہو جاتی ہے۔ کہ بہت زیادہ پسینہ بہنے لگتا ہے۔

(۴) گانے سے سانس قابو میں رہتا ہے۔ اور حلق۔ منہ اور ناک سے درست طریقہ پر نکلتا ہے۔

(۵) سینہ کے عضلات کو ورزش کرنے کا اچھا موقعہ ملتا ہے اور اس طرح پھیپھڑوں کے پھولنے سے پھیپھڑے کے مریضوں کو آرام ملتا ہے

(۶) طویل مدت تک بیمار رہنے سے جن لوگوں کو نقاہت ہوتی ہے۔ ان کو اچھا ہونے میں مدد ملتی ہے۔ کیونکہ اس سے انفرادی و اجتماعی مسرت و خیریت کا احساس ہوتا ہے۔ جس سے کھانا اچھی طرح ہضم اور جزو بدن ہوتا ہے۔ اور کافی غذائیت پہنچاتا ہے۔

(۷) جسمانی ورزش کے ساتھ گیت گانے سے خون کا دورہ خوب ہوتا ہے۔ اور تحریک ہو کر سانس خوب چلتی ہے۔ نیز دماغ میں ادھر ادھر کے خیال آکر زیادہ تحریک نہیں ہونے پاتی۔

(۸) عضلات کی ورزش سے دماغ کے خانے جو تھک جاتے ہیں دماغی انتشار سے آرام پاتے ہیں۔ کیونکہ خون کا دورہ زیادہ تر مستعد اعضا کی طرف ہوتا ہے

(۹) اس سے متحرک اعصاب میں جو غذا کی کمی واقع ہوتی ہے۔ پوری ہونے میں مدد ملے گی۔ اور عضلات بنیں گے۔

(۱۰) کوئی مریض جو راگ سنتا ہو۔ درد۔ خوف دہشت۔ رنج۔ غصہ وغیرہ سے چھٹکارا پا جائیگا۔ اور ان کی جگہ خوشی۔ محبت۔ ملائمت مسرت بہادری اور رقص کے جذبات پیدا ہونگے۔ اس سے ایسے شدید جذبات پیدا ہونگے جو شخص مدتوں سے بیمار ہوگا اور زندگی سے عاجز آگیا ہوگا۔ وہ زندگی کو مختلف نقطہ سے دیکھنے لگے گا۔ اور اسے زندہ رہنے۔ کام کرنے۔ کھیلنے اور خوش ہونے کی خواہش ہوگی۔ (دیش اپکارک)

اعلانِ عام

مشرقی اور مغربی طبّیہ علوم وفنون کی دُنیا میں واحد درسگاہ

بنام: "طبیہ دارالعلوم انجمن خادم الحکمت"

عرصہ تقریباً دس سال سے شاہدرہ جیسی

پُرفضا جگہ

پر زیرِ نگرانی لقمانِ زماں ولقراطِ دوراں جناب **اُستاد الاطباء** صاحب موجد **طب جدید (پنجابی)** جاری ہے جہاں پر ایلوپیتھی۔ ہومیوپیتھی۔ یونانی۔ ویدک وغیرہ وغیرہ طبوں کی علمی اور عملی تعلیم

تحقیق اور ریسرچ

کے ساتھ دی جاتی ہے۔ یہاں کے سندیافتہ صحیح معنوں میں معالج کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں

ہندوستان کے ہر حصہ میں

نہ صرف کامیاب مطب کر رہے ہیں۔ بلکہ شہرت اور ناموری کے مالک ہیں۔ ہر طالبِ علم کو

تعلیم مُفت

دی جاتی ہے۔ کوئی فیس یا داخلہ وغیرہ نہیں لیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ رہائش کے لئے

جگہ بھی مُفت

دی جاتی ہے۔ جگہ صحت بخش کھلی آب و ہوا میں نزد اسٹیشن شاہدرہ متصل مقبرہ

شہنشاہِ جہانگیر

واقع ہے۔ اس کے علاوہ طالب علموں کی ہر طرح سے خبرگیری اور ضرورت پوری کی جاتی ہے۔ البتہ طلبا کی مقررہ میعاد کے بعد

داخلہ بند کر دیا جاتا ہے

تعلیم کے تین درجے ہیں (۱) **افتخار الاطباء** (۲) **ممتاز الاطباء** (۳) **شمس الاطباء**

ایک درجے کے کامیاب طالبِ علم کو دوسرے درجے میں جگہ دی جاتی ہے

مفصل حالات اور پراسپکٹس پرنسپل سے طلب فرمائیے

مکالمات و مخاطبات

معزز ناظرین تبصرہ ۔ ممبران انجمن خادم الحکمت اور شرکا دعوت ۔ تی کمیٹی ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

بعد دعائے سلام عرض کرنے کے میں آپ تینوں جماعتوں کو مخاطب کرکے جن کے نام مصرح عدد ہیں چند امورات کی تعمیل کی استدعا کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ آپ ہر سہ جماعتوں کے احباب میری ناچیز آواز کو سُن کر اجابت فرمائیں گے اور بواپسی ڈاک میری معروضات کے جوابات اور تعمیل سے مجھے ممنون و مشکور بنائیں گے ۔

قارئینِ تبصرہ

(۱) آپ صاحبان کا پہلا فرض ہے کہ اس رسالہ کو پڑھتے ہی اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مالی امداد میں حصہ لیں تاکہ کارکنانِ تبصرہ فکر زر سے مستغنی اور بے نیاز ہوکر رسالہ کو ظاہری اور باطنی خوبیوں سے آراستہ پیراستہ کرنے میں مشغول و منہمک ہوجائیں (۲) جو احباب کسی وجہ سے سال کا پورا چندہ فی الحال نہ ادا کرسکتے ہوں وہ چار ماہ یا آٹھ ماہ کے لئے ایک یا دو روپیہ بھیجدیں (۳) جو احباب کسی وجہ سے منی آرڈر نہ کرسکتے ہوں وہ بواپسی ڈاک اجازت لکھدیں کہ اس قدر رقم کا وی پی اُن کے نام بھیجدیا جائے (۴) تمام احباب اپنے اپنے حلقۂ اثر میں سعی بلیغ کرکے تبصرہ کے نئے خریدار بنائیں (۵) ایسے احباب کے اسمائے گرامی سے ہمیں آگاہ فرمائیں جن کی طرف ہم تبصرۃ الاطبا کا نمونہ بھیجکر ان کو خریداری کی تحریک کرسکیں (۶) انجمن خادم الحکمت کی ممبری حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں ۔

ممبران انجمن خادم الحکمت

(۱) ہم نے آپ کی مسلسل کارکردگی کے اندراج کے واسطے ایک رجسٹر کھولدیا ہے جس میں ہر ایک ممبر کا نام اور کام اور ماہواری کارگزاری باقاعدہ درج ہوا کریگی ۔ لہٰذا بواپسی ڈاک آپ اپنے نام اور کام سے مطلع فرماکر اور ساتھ ہی اپنا چندہ ممبری وغیرہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا وی پی کی اجازت بخشکر اپنے فرض اولین سے سرخرو ہوں (۲) آج جنوری کا تبصرہ شائع ہوئے قریباً پندرہ دن گزر چکے ہیں مگر اب تک صرف سات احباب کی طرف سے چندہ ممبری وصول ہوا ہے ۔ اور چار ممبران نے اپنے تام قسم کے چندے عنقریب بھیجدینے کا وعدہ کیا ہے ۔ ان سب کے نام اور کام اندراج رجسٹر ہوچکے ہیں اور ہدایاتِ متعلقہ بھیجی جاچکی ہیں ۔ مقام مسرت ہے کہ ان گیارہ احباب میں سے دو بالکل نئے ممبر ہیں اور باقی وہ ہیں جو پہلے سُست سمجھے جاتے تھے مگر اب سابقون اولون میں آگئے ہیں لیکن وہ سرکردہ احباب جن کے اسمائے مبارک ابتداءً زینتِ رجسٹر بننے چاہیئے تھے وہ اب تک خاموش ہیں ۔ میں ان کی خدمت میں تاکیداً عرض کرتا ہوں کہ بلاتامل اپنے نام اور کام سے مطلع فرمائیں تاکہ سب سے پیچھے نہ رہ جائیں (۳) میں ہر ایک ممبر سے خواہ وہ نیا ہو یا پرانا امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے مقررہ کام کو نہایت محنت کوشش اور ذمہ داری سے سرانجام دینگے اور دنیا پر ثابت کردینگے کہ ہندوستان کسی دوسرے ملک سے پیچھے نہیں ہے ۔ انجمن کے مفوضہ کاموں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس سے جان کو جوکھوں میں ڈالنا پڑے ۔ حالانکہ آپ کے متقدمین اور اسلاف تمام زہریلی ادویات کے امتحان اپنے جسموں پر کیا کرتے تھے ۔ دُور کیوں جائیں ۔ ڈاکٹر ہنیمن بانی ہومیوپیتھی اور اس کے شاگردوں نے اپنے فن کی تہیں اور دُنیا کی بھلائی کے لئے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھکر سخت سے سخت ادویہ کے تجربے کئے ۔ میں حیران ہوجاتا ہوں کہ جب ہومیوپیتھی کی تاریخ میں علاوہ مردوں کے عورتوں اور نوجوان لڑکیوں

کو ان قربانیوں کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرتے ہوئے اور شوق سے وطن اور فن کے لئے اپنی جانیں پیش کرتے ہوئے ملاحظہ کرتا ہوں کیا آپ ان عورتوں سے بھی گئے گزرے ہیں کہ معمولی سے معمولی خدماتِ فنی سے بھی دل چرائیں گے (۴) میں دیکھتا ہوں کہ فروری کے رسالہ کے لئے ممبرانِ انجمن کی طرف سے اس قدر مضامین حاصل نہیں ہوئے کہ جس قدر حاصل ہونے کی امید تھی۔ اس لئے میں تمام ممبرانِ انجمن کی خدمت میں بزور التجا کرتا ہوں کہ باقاعدہ طور پر ہر ماہ کے لئے الگ الگ مضامین بھیجتے رہیں۔ اور سستی و کاہلی کو خیرباد کہیں۔ اور مارچ کے رسالہ کے لئے جو ایک خاص نمبر ہوگا۔ اچھے اچھے مضامین بھیج کر کارکنانِ تبصرہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(۵) تمام اصحاب اپنے اپنے دلوں میں عزم بالجزم کرلیں کہ کوئی ایسا دن نہ ہو جس میں انجمن کا کوئی کام آپ نہ کرسکیں لیکن اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو کوئی ہفتہ خالی نہیں جانے دینا چاہیئے۔ جس میں انجمن کی ہدایات کے ماتحت کوئی کام نہ کیا جائے۔ اگر ایسا عزم آپ کرلیں گے تو ہر رسالہ کے لئے مضامین بھیجنا ایک معمولی سی بات ہے کیونکہ اگر اور کوئی علمی مضمون آپ نہ بھی تیار کرسکیں تو اپنی ماہوار کارگذاری ہی لکھ کر بھیجدیں گے۔ جو آپ کی طرف سے ایک قیمتی مضمون سمجھا جائے گا۔ کیونکہ علمی مضمون سے بڑھ کر کون سا مضمون ہوسکتا ہے (۶) ایک مہینہ بھر بذاتِ خود تشریف لاکر یہاں رہنے اور تصنیف و تالیف میں مدد دینے کا جو کام کرسکتے ہوں وہ تحریر فرمائیں۔ کہ کس مہینہ میں وہ شاہدرہ آسکیں گے۔ اور یاد رہے کہ جو ممبران ایک ایک ماہ یہاں میرے پاس رہیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ہماری مدد کے لئے آئیں گے مگر خدا کے فضل سے وہ خود بھی ایسے علمی و عملی نکات حاصل کریں گے۔ جن کو نہ آنے والے کبھی حاصل نہیں کرسکتے۔

شرکاء تجارتی کمیٹی

تمام شرکاء تجارتی کمیٹی آگاہ ہیں کہ یہ کمیٹی ایک ہزار روپیہ سے چلائی گئی تھی اور چونکہ اس کا منافع رسالہ اور دیگر تمام قسم کے اخراجات متعلقہ انجمن خادم الحکمت نکال کر بچا کرتا تھا اس لئے سالانہ منافع ایک دو یا تین چار پیسہ نکلتا تھا جو اس قابل نہ ہوتا تھا کہ تقسیم کیا جائے بلکہ کسی سال بالکل منافہ بچتا ہی نہ تھا اس واسطے دو تین سال کے بعد منافہ نکال کر مشتہر کیا جاتا رہا جس پر بعض اصحاب نے یہ سمجھکر کہ منافہ تو آتا نہیں ہم روپیہ کیوں واپس نہ کریں روپیہ کا تقاضا شروع کردیا چنانچہ ہم بھی ان کو ادا کرتے گئے حتیٰ کہ بہت سی رقوم اسی طرح کے بعد دیگرے نکل گئیں لیکن بخلاف ان کے بعض مخلص ممبران نے یہ سمجھکر کہ ہم نے روپیہ تو محض انجمن کی مالی امداد سمجھکر دیا ہوا ہے۔ اس تھوڑے سے منافہ کو ہم لیکر کیا کرینگے فی الحال خزانہ انجمن میں ہی جمع رہے اور انجمن کو ہی فائدہ پہنچے جب ایک معقول رقم ہو جائے گی تو لے لینگے۔ ایسے احباب کا قریباً دو سو روپیہ جمع تھا جو تمام منافہ ملاکر اب قریب اڑھائی سو کے بن گیا ہوا ہے اب جبکہ ہم نے اعلان کردیا ہے کہ کمیٹی ٹوٹ گئی ہے تو سب نے یک لخت مطالبہ شروع کردیا ہے کہ روپیہ بھیج دیں اور واقعی ان کا حق ہے مگر اس طرف انجمن کا یہ حال ہے کہ کئی سال میں علاوہ اور اخراجات کے صرف تبصرہ پر قریب تین سو روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ جس میں سے دو سو روپیہ قرض اٹھا کر لگایا گیا ہے۔ اب دو اڑھائی سو کے قریب تجارتی کمیٹی کے مطالبے ہیں وہ بھی ہم اپنے اعلان کے مطابق ادا کرینگے خواہ قرض اٹھا کر ادا کرنا پڑے لیکن چونکہ یہ روپیہ مخلص ممبران کا ہے اسلئے ان کے اخلاص کو مدنظر رکھتے ہوئے اصل معاملہ ظاہر کردیا ہے تاکہ اگر وہ کچھ دنوں کے بعد آسانی اور آسانی سے اپنی رقمیں وصول کرلیں تو ان کی مہربانی ہوگی ورنہ ان کے ہمراہ پر ہم انشاء اللہ فوراً ادا کرنیکو بھی حاضر ہیں ہاں حساب کتاب اپنا ابھی سے سمجھ سمجھا کر فیصلہ کرلیں (احمد الدین)

حقیقتِ حال

(از زبدۃ الحکماء و ممتاز الاطباء حکیم ڈاکٹر دست محمد صابر جائنٹ ایڈیٹر)

تبصرہ اور قدر داں

تبصرۃ الاطباء معنورہ مجلہ پھر اپنے مرکز پر واپس آکر زیر ادارت نعمان دوراں بقراط زماں جناب استاذ الاطباء صاحب موجد طب جدید بانی آل انڈیا انجمن نظام الحکمت اپنی پالیسی اور وقار کے ساتھ شائع ہو کر قدر دانوں تک پہنچا جس کے لئے ان کی نظریں از حد زائد منتظر تھیں تبصرہ پہنچتے ہی امید سے زیادہ خیر مقدم کیا گیا۔ دست کرم کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ پندرہ کے ساتھ معاونت کے لئے ایک کثیر مقدار رقومات کی پہنچی۔ اور سینکڑوں نئی تجاویز موصول ہوئیں۔ اگر قدر دانی کی یہی کیفیت رہی۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جب تبصرہ دیسی رسائل کا مقابل بن جائے۔ ہم صمیم قلب سے قدر دان حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ تبصرہ صرف طب جدید پنجابی کا نمائندہ ہی بنا اس سنگلاخ زمین پر گامزن نہیں ہوا۔ بلکہ اس شان و شوکت سے نکلا جس کی مثال گذشتہ زمانہ حیات میں نہ رہی ہے۔ اس کی جدید زبان دیکھکر معاصر طبی رسائل کو بھی بر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور ادبی رسائل نے اپنے پہلو بہ پہلو جگہ دی۔

اس تازہ اشاعت پر اس قدر تہنیت نامے و مبارک آمیز خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن کا درج کرنا نہ صرف طوالت کا باعث ہو بلکہ نمائش کی وجہ سے فضول خیال کیا گیا ہے۔

ہم اپنے رسالہ کو صرف نمائش اور دیکھاوے کی چیز بنانا نہیں چاہتے۔ بلکہ حقیقی علم و عمل کا بہترین خدمت گزار پبلک میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ صحیح طور سے فن کی خدمت کر سکیں۔ اور جلد ہی ہندوستان کی نظر طب جدید پنجابی کی خوبیوں اور ہمہ گیری کی طرف منعطف کر دیں۔ اور دنیا خصوصاً اہل مغرب کو دکھا دیں۔ کہ اس دور غلامی میں بھی ہندوستان ایسی ہستیاں پیدا کر سکتا ہے۔ جو یورپ اور امریکہ کے باکمال، ماہران فن۔ ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کے مقابلے میں اصلاح اور تجدید فن کر سکتا ہے۔ نیز ان کی تھیوریوں کو ٹھکرا سکتا ہے جو انہوں نے گورنمنٹ کی سرپرستی میں سینکڑوں قسم کی مہمیں۔ سامان و آلات اور ہزاروں روپیہ اور سینکڑوں جانیں ضائع کر کے وضع کی تھیں۔

نیو فزیالوجی کی پیشی

یورپ کی نظر انصاف اور شوق ارتقا کو ملاحظہ فرمائیے۔ کہ اگر کوئی مولی فرد بشر بھی نیا قانون۔ نئی تھیوری یا نئی ایجاد پیش کرتا ہے۔ تو فوراً ہزاروں ہستیاں اس کی طرف جھک پڑتی ہیں۔ اور اس کی تحقیق اور تشریح کے بعد گورنمنٹ کی نگاہ میں اس کا وقار قائم کر دیتی ہیں۔ پھر جلد ہی دنیا کے ہر گوشہ میں اس کو مشتہر کر دیتی ہیں۔ مگر ان کے مقابلے میں ہندوستان کچھ اس قسم کی ذہنیت

کا واقعہ ہوا ہے۔ کہ اعلےٰ سے اعلےٰ ہستیاں بہترین سے بہترین قانون۔ تصویریں اور ایجادات پیش کریں تحقیق اور تصدیق تو درکنار اپنے کانوں سے سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔ جتنا بھی بتلانے کی کوشش کی جائے۔ مگر کیا مجال جو ذرا سا بھی فرق خیال۔ رفتار اور گفتار میں آجائے۔

اس کے علاوہ ہندوستان مختلف عقائد اور خیال کا آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ جن میں سے ایک طبقہ نئی روشنی کے دلدادگان کا ہے۔ جو یورپ کی ہر چیز اور خیال کی کورانہ تقلید پر کمربستہ ہے۔ ہزار کہا جائے۔ سینکڑوں دلائل پیش کی جائیں۔ مگر یورپ کے مقابلے میں ہندوستان کے خیالات کو نامکمل اور فضول تصور کرتا ہے۔ یہ صرف اس لئے کہ ہندوستان غلام ہے۔ اگر ان سے دریافت کیا جائے۔ کہ آپ غلام نہیں ہیں اور کیا غلامی باعث آپ نہیں ہیں۔ تو بس جھٹ پٹیر پر چڑھ جاتا ہے۔ اور مشتعل ہو جاتے ہیں

دوسرا طبقہ پرانے خیال والوں پر مشتمل ہے۔ وہ اپنے خیالات پر اس قدر راسخ ہے۔ کہ "زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد" جو کچھ بھی متقدمین لکھ چکے ہیں۔ ان میں تجدید اور اصلاح کرنا گویا گناہ کا مرتکب ہونا ہے۔ اگر کوئی بگڑے دل ان کے منہ پر ان کے کہنہ اور فرسودہ خیالات پر نکتہ چینی کرے۔ تو فوراً اصلیت پر اتر آتے ہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ حملوں کے سوا نہ ان کے پاس کوئی جواب ہے۔ اور نہ دیتے ہیں۔

ایک تیسرا طبقہ بھی ہے۔ کہنے کو تو یہ اپنے آپ کو اعتدال پسند کہتے ہیں۔ مگر پہلے دونوں طبقوں سے زیادہ ضدی اور متعصب ہیں۔ یہ وہ طبقہ ہے۔ جنہوں نے قدیم طب کے ساتھ ساتھ کچھ جدید طب سے بھی روشناسی حاصل کر لی ہے۔ بس یہی اپنے آپ کو ہندوستان میں فن طب کے اصلی وارث۔ افلاطون دوراں۔ مصلح اور مجدد۔ خدا جانے کیا کیا خیال کرتے ہیں۔ غرض ہمچو ما دیگرے نیست۔ ان کے سامنے اگر بوعلی سینا یا جالینوس کبھی بھولے سے بھی نام آجائے۔ تو لاحول ولا پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ اور موجد صاحب کو ایک ایک سانس میں سینکڑوں گالیاں دے جاتے ہیں۔ ان کی تحقیر آمیز مسکراہٹ اور معنی خیز نگاہ سے اللہ ہی بچائے (افسوس یہ ہے کہ یہ خود موجد کیوں نہ ہوئے) اصلاح و تجدید (جس کے یہ اپنے آپ کو حامل تصور کرتے ہیں) تو کیا کرینگے۔ اس کی طرف رجوع ہی نہیں کرتے۔ کیونکہ اگر ایسا کریں۔ تو ان کی کھوکھلی بنیادیں دھم سے گر پڑیں۔ اگر کچھ لوگوں کے دیکھا دیکھی کی غرض سے کرتے بھی ہیں۔ تو چند معمولی اور عام باتیں نئی طب (ڈاکٹری) سے لے کر اپنی پرانی طب میں شامل کر لیتے ہیں۔ مگر ان کے مقابلے میں اپنے بوسیدہ اور فرسودہ قوانین کو بھی رائج رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کو تو چھوڑ ہی نہیں سکتے۔ اگر ایسا کریں۔ تو باقی ان کے پاس رہ ہی کیا جاتا ہے۔ افسوس یہ ہے۔ اس طبقہ کی اصلاح و تجدید۔ واقعی صحیح معنوں میں یہی طبقہ اصلاح و تجدید پر کمربستہ ہو جائے۔ تو یقین کامل ہے کہ چند دنوں میں ہندوستان جنت نشان بن جائے۔

تبصرۃ الاطباء (طب جدید پنجابی) کی پالیسی پیش کرنے میں مندرجہ بالا دقتیں پیش آتی ہیں مگر حکیم مطلق کا شکر ہے۔ کہ یونانی و جدید طبی اپنی سچائی اور عالمگیری کی وجہ سے دن بدن مقبول ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس کے عاملوں کی تعداد زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ اگر خدا کو منظور ہوا تو وہ دن دور نہیں۔ جب یہ دنیا کے ہر گوشہ میں رائج ہو جائے۔

میں ان حضرات کا خلوص دل سے شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے اپنے چندہ کے ساتھ ساتھ نئے خریداروں کے چندے بھی ارسال کرائے اور اپنی کوشش سے تبصرۃ الاطباء کو دوسروں تک پہنچایا۔ آئندہ ایسے حضرات کے نام مسرت اور شکریہ کے ساتھ تبصرہ کی زینت کئے جائینگے۔

تبصرہ کے دوست نما دشمن

تبصرۃ الاطبا کو اگر حقیقی طور پر کبھی نقصان پہنچا ہے۔ تو اس کے دوست نما دشمنوں کے ہاتھوں۔ جن کا خیال نہ صرف تبصرہ کے ساتھ تبصرہ کی پالیسی کو بدنام رہا ہے۔ بلکہ ملک جدید کو مٹا دینے کی کوشش بھی رہی ہے۔ رحیم و کریم ایسے دوستوں کے دلوں کو دشمنی سے صاف کرے۔ ہم کسی کی مخالفت پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ اور نہ ہی کسی سے اُلجھنا چاہتے ہیں۔ مگر جب دوسروں نے اعلانیہ تبصرہ کو مٹانے کا خیال کر لیا۔ تو ضروری ہے۔ کہ کم از کم اصلیت کو کیوں چھپایا جائے۔ اور جواب کیوں نہ دیا جائے۔

تبصرۃ الاطبا اپنے مرکز پر واپس آیا۔ تو ہمیں امید تھی۔ کہ جمیل صاحب اپنا غصہ کسی دوسرے رسالہ کی شکل میں نکالیں گے۔ سادہ ہی ہوا۔ باسی سے بھی گئی گذری کڑھی میں اُبال آیا۔ رسالہ حکیم حاذق تین دفعہ مر چکنے کے بعد چوتھی دفعہ پھر جی اُٹھا۔ اور جمیل صاحب کی ادارت میں جاری ہو گیا۔ جب تک زمانے کے مسیحا (جلانے والے) موجود ہیں۔ تو ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ چاہے وہ سو بار مر کر جی اُٹھے۔ مگر جمیل صاحب کو یہ مناسب نہیں تھا۔ کہ تبصرۃ الاطباء اور ممبرانِ انجمن خادم الحکمت نیز اُستاد الاطباء صاحب پر بیجا حملے چڑھاتے۔ اور الزام لگاتے۔ حکیم حاذق کی اشاعت بڑھانے کے لئے یہ جھوٹ اور یاوہ گوئی درست نہ تھی۔ ایسے فضول حربے کارگر نہیں ہوا کرتے۔

اور تو اور اپنے حکام ڈاک خانہ کو بھی خوب دھوکا دیا۔ اور وہاں بھی یہ ظاہر کیا۔ کہ تبصرۃ الاطباء کا میں خود ہی مالک تھا۔ اور اب اُس کا نام بدل کر حکیم حاذق رکھ لیا ہے۔ جس کے لئے ہم کو از حد زائد تکالیف اور صعوبتیں اُٹھانی پڑیں۔ اور ان ہی وجوہات سے رسالہ شائع کرنے میں دیر ہوئی۔

مگر سچائی ہمیشہ خود بخود ظاہر ہو جایا کرتی ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ آپ خود ہی اپنے قلم سے اپنی غلط بیانیاں تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ شذرات کا وہ حصہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے:۔

"اگر آج کسی شخص کو اپنا سردار امیر تسلیم کر لیا جائے۔ تو کل بیکار محض ہستی تصور ہوگا۔ آج آپ تبصرہ کے لئے بھی اس انقلاب کو دیکھ رہے ہیں۔ جولائی ۱۹۳۱ء میں تبصرۃ الاطباء کو ایسی حالت میں گجرات تبدیل کر دیا گیا۔ جبکہ اُس کی ہستی سخت خطرے میں تھی۔ ہر طرف یاس اور ناامیدی کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ مجھے ایک سرگرم رکن کا خطاب دیا گیا اور اس بارِ عظیم کو میرے سپرد کر دیا گیا۔ اور امید ہی نہیں بلکہ یقین کیا گیا۔ کہ میں اس کے چلانے کے لئے ایک بہترین ہستی ہوں"

اس اکتساب پر میں کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ یہ ایک طویل داستان ہے۔ کوئی واقفِ حال ہی اس حقیقت پر روشنی ڈالے گا کہ ۱۹۳۱ء میں تبصرہ گجرات کیسے گیا۔ تبصرہ کی زندگی کس خطرے میں تھی۔ اور اس پر کیسی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ جمیل صاحب کتنے لائق اور سرگرم رکن تھے۔ کوئی اور سرگرم رکن بھی باقی تھا یا نہیں۔ یہ بارِ عظیم کیسے اُن کے سپرد کیا گیا۔ کیا ہی بہتر ہو۔ اگر سید فضل حسین شاہ صاحب اس پر روشنی ڈالیں۔

آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں :

"پس پچھلی لائی کا رسالہ شائع کیا گیا۔ اور پھر ایک سال تک بڑی محنت اور مشقت اور دوڑ دھوپ کے بعد رسالے کو ایک اعلیٰ معیار پر لایا گیا۔

اس کے متعلق بھی میرے تحریر کرنے کی ضرورت نہیں ناظرین تبصرہ خود واقف ہیں۔ کہ سال بھر میں انہوں نے جو کچھ حاصل کیا ہے اور رسالہ کس طرح تقلید میں پیش کرا اپنی پالیسی کو خیرباد کہہ بیٹھا۔ نیز محنت اور دوڑ دھوپ سے رسالہ کو جس معیار پر لایا گیا۔ وہ بھی آپ پر روشن ہے۔

آگے چل کر پھر تحریر فرماتے ہیں :

"چند حقیقی ہی خواہانِ انجمن اور استاذ الاطباء نے پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ کہ رسالہ اپنے اصلی مرکز پر لایا جانا چاہیئے۔ کیونکہ اس کو پاؤں کی ہلتی میں زیادہ روشنی دکھائی جا رہی تھی۔ اور آزمودہ کو آزمانا چاہتے تھے۔"

جمیل صاحب نے چند ہی خواہانِ انجمن کے پروپیگنڈا کے متعلق خوب لکھا ہے۔ لیکن دفتر میں اس وقت تک سوائے بھی زائد شکایت نامے پہنچ چکے ہیں۔ اور جو جمیل صاحب کی خدمت میں پہنچے ہونگے وہ علاوہ ہیں۔ خیر تھوڑی دیر کے لئے چند ہی خواہانِ انجمن کا پروپیگنڈا صحیح بھی مان لیں۔ مگر استاذ الاطباء صاحب کے پروپیگنڈے کی کچھ سمجھ نہیں آتی۔ کہ وہ کیسے اس میں شامل ہو گئے۔ ممکن یہ ہے کہ سالانہ جلسہ میں استاذ الاطباء کے سوا کوئی نہ تھا۔ جو رسالہ کو ان کی ادارت میں رکھنا گوارا کرتا ہو۔ مگر آپ نے چند ہی خواہانِ انجمن کے ساتھ استاذ الاطباء صاحب کو بھی لپیٹ میں لے لیا۔ استاذ الاطباء صاحب ہیں۔ کہ تبصرہ میں بھی اعلان کر رہے ہیں۔ کہ میری مرضی تو یہی تھی۔ کہ رسالہ جمیل صاحب کی ادارت میں ہی رہتا۔ کیونکہ مجھے فرصت نہیں۔ مگر دوستوں کی شکایت اور شکایت نامول سے مجبور ہو کر مرکز پر واپس لایا جا رہا ہے۔ جمیل صاحب پروپیگنڈا کے متعلق جو دلیل پیش کرتے ہیں۔ وہ بھی واضح اور روشن ہے۔

آگے چل کر جمیل صاحب کچھ اور تحریر کرتے ہیں۔ مگر حافظہ کو خیرباد کہہ دیتے ہیں۔

"لیکن چونکہ ان حضرات کے ذاتی اغراض کے منافی تھا۔ اس لئے استاذ الاطباء کو بامر مجبوری ان کی خواہشات کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا پڑا۔"

دروغ گو را حافظہ نباشد کے مصداق یہاں آکر استاذ الاطباء کے سر سے خود ہی الزام صاف کر دیا۔ یہ ہے سچائی۔ جادو وہ جو سر چڑھ بولے جمیل صاحب کے تصور میں تبصرۃ الاطباء اور دیگر رسائل میں کوئی امتیاز ہی نہیں۔ اور طب جدید ان کی نظروں میں کچھ اہمیت ہی نہیں رکھتی۔ بلکہ تبصرہ کو دوسرے رسائل سے گرا ہوا تصور کرتے ہیں۔ ایک سال کی دوڑ دھوپ اور محنت کے بعد تبصرہ کے متعلق آپ کی یہ ذہنیت پیدا ہوئی ہے۔ فرماتے ہیں :-

"چونکہ یہ کوئی لازمی امر نہیں۔ کہ تبصرۃ الاطباء کا نام ایسا نام ہے۔ جس سے خدمت فنِ طب برآمد ہوتی ہے۔ اور [illegible] کی بجائے

اگر کوئی رسالہ نکلے۔ تو وہ خدمت فن نہیں کر سکتا۔

جمیل صاحب کا شکر گزار ہوں۔ کہ اپنے قلم ہی سے اپنے اندرونی جذبات و احساسات کو جو تبصرۃ الاطباء کے متعلق تھے۔ صفحۂ قرطاس پر ظاہر کر دیئے۔ ناظرین خود ہی خیال فرمائیں۔ کہ جس ہستی کے کسی انجمن یا اُس کے آرگن کے متعلق ایسے تصورات ہوں۔ تو بعد اُس سے طب جدید (پنجابی) کے لئے محنت اور مشقت کی کیا امید کی جا سکتی ہے۔ سوائے اس کے کہ جمیل صاحب اپنی تجارت کو فروغ دیتے۔ اور کیا انجمن خادم الحکمت کے لئے کر سکتے تھے۔

حکیم عاذق جاری ہوا۔ ہمیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ وہ اچھا ہے یا بُرا۔ ہر ایک شخص خود پرکھ سکتا ہے۔ پسند کر سکتا ہے۔ دفتر میں اُس کی خریداری کے متعلق استفسار موصول ہو رہے ہیں جس کے جواب میں آنا عرض ہے۔ کہ وہ انجمن خادم الحکمت کا رسالہ نہیں۔ ہم کسی کو اس کی خریداری کے لئے کچھ نہیں کہتے جس کا دل چاہے خریدے۔ انجمن کا کوئی تعلق نہیں۔

تبصرۃ الاطباء کا مستقبل

تبصرۃ الاطباء کا ناظرین تک پہنچتے ہی مسرت کے خطوط کا تانتا بندھ گیا۔ جس میں اکثر تجاویزیں تھیں۔ ہم اُن تمام حضرات کے مشکور اور ممنون ہیں۔ جنہوں نے اپنے قیمتی خیالات سے مستفید کیا ہے۔ چند ایک تجاویز ضروری سمجھ کر درج ذیل کئے دیتے ہیں:۔

سائز:۔ مجبور کیا جا رہا ہے۔ کہ سائز سابقہ ۳۰×۲۰ ہی رکھا جائے۔ گو اس میں خرچ زیادہ ہے۔ مگر اُستاذ الاطباء صاحب نے منظور فرما لیا ہے۔

پندرہ روزہ:۔ بعض دوست زور دے رہے ہیں۔ کہ رسالہ کا چندہ بیشک اور بھی زاید کر دیا جائے۔ مگر رسالہ پندرہ روزہ کر دیا جائے تاکہ ہم جلدی جلدی اُستاذ الاطباء صاحب کے خیالات سے مستفید ہو سکیں۔ مگر اس تجویز کے ساتھ ہم ابھی متفق نہیں ہیں۔ گو تبصرۃ الاطباء کا چندہ اس کی شان اور میٹریل کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ مگر دوسرے طبی رسائل (اشتہاباز) سے زائد ہے۔ اس لئے چندہ میں اور زیادتی ہم ہرگز نہیں کر سکتے۔ چلتے رسالہ جس قدر بھی دفتر کو نقصان پہنچاتا رہے۔ باقی رہا پندرہ روزہ اشاعت۔ سو وہ بھی ہم اُس وقت تک ملتوی رکھتے ہیں۔ جب تک رسالہ اپنے قدموں پر کھڑا نہ ہو جائے۔ اور اس کا بوجھ دواخانہ اور کتب خانہ پر نہ رہے یعنی اس کی اشاعت دو ہزار تک پہنچ جائے۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد نصیب ہو۔ تاکہ دواخانہ اور کتبخانہ کی آمدنی کا بیشتر حصہ نشو و ارتقا میں صرف ہو۔

یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ ناظرین اگر ذرا سی توجہ اس طرف کریں۔ تو فوراً اشاعت کہیں سے کہیں پہنچ سکتی ہے۔ اُس وقت رسالہ بغیر اضافہ چندہ کے پندرہ روزہ کیا جا سکتا ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی چند تجاویز ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر اُستاذ الاطباء نمبر سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ ایسی اہم نہیں۔ جن کا اظہار کیا جائے۔ کیونکہ اُستاذ الاطباء نمبر اتنی زبردست شان و شوکت اور اہتمام کے ساتھ شایع کیا جا رہا ہے۔ کہ اُس کی مثال آج تک کسی طبی رسالے نے قایم نہیں کی ہوگی۔ البتہ ادبی رسائل میں سے چند خاص نمبر اُس کے مدمقابل اُتر سکتے ہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ

کے رسائل کی طرز جدید پر تیار کیا جا رہا ہے۔ اور روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ تاکہ ناظرین تبصرۃ الاطبا کے پاس نیو فزیالوجیکل میتھی کا خاص نمبر بہترین صورت میں پیش کیا جائے۔ تاکہ وہ اُسے اپنا دستور العمل بنا سکیں۔ سائز سابقہ ۲۰×۳۰/۸ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ متعدد تصاویر جن میں اُستاذ الاطباء صاحب کی سہ رنگی پوری تصویر۔ ٹائٹل دیدہ زیب۔ گویا آپ کی میز اور لائبریری کی عمدہ زینت کا کام بھی دے گا۔

اُستاذ الاطباء نمبر مقررہ تعداد میں شایع ہوگا۔ طب جدید (پنجابی) کی اشاعت اور تبلیغ کرنے اور اپنے دوستوں کو تحفہ دینے والے حضرات آج ہی مطلع فرمائیں۔ اُن کے لئے جس قدر کاپیاں درکار ہونگی۔ فی کاپی ایک روپیہ دو سے زائد کے خریدار سے نصف قیمت۔ بغیر آرڈر کے زائد کاپیاں پھر نہ دستیاب ہو سکینگی۔

مضمون نگار حضرات سے التماس

ہے۔ کہ وہ اپنا وقت اور دماغ فضول کتابی مضامین۔ کیمیاوی تحلیلات اور اکسیری نسخہ جات پر ضائع نہ کریں۔ بلکہ صحیح طور پر فن طب کی خدمت کریں۔ اور مندرجہ ذیل عنوانات پر خامہ فرسائی کریں جن کے تحت میں تبصرۃ الاطبا نے اپنا آئندہ دستور العمل قایم کیا ہے:۔

(۱) سائنٹفک اخبارات

(۲) سائنٹفک انکشافات

(۳) فزیالوجی (افعال الاعضاء) کی طب جدید (پنجابی) کے مطابق ریسرچ۔

(۴) سائیکالوجی (علم النفس)

(۵) طب یونانی اور ویدک کتابوں کی تحقیق اور اُن پر تنقید۔

(۶) طب جدید (ڈاکٹری) کی کتب پر تحقیقانہ و تنقیدانہ نگاہ۔

(۷) یورپ اور امریکہ کی تازہ تحقیقات پر تبصرہ

(۸) بوٹینیکل ادویات کی افعال الاعضاء کی تھیوری کے مطابق تحقیق۔

(۹) یونانی۔ ویدک۔ ڈاکٹری ادویات اور مجربات کی طب جدید (پنجابی) کے مطابق ریسرچ

(۱۰) قدیم و جدید طبی آلات اور مشینری پر مفید مضامین۔

(۱۱) دور جدید کے یونانی۔ ویدک اور ڈاکٹری رسائل کے مضامین پر طب جدید (پنجابی) کی رو سے تبصرہ و تنقید۔

(۱۲) اصلاح اور تجدید طب پر علمی مضامین۔

(۱۳) نئی ادویات اور جڑی بوٹیوں کی ریسرچ۔

(۱۴) نئے تجربات اور مخفی مجربات۔

(۱۵) مسمریزم کی معلومات

(۱۶) ہیڈ روپیتھی۔ الیکٹروپیتھی۔ بایوکیمک۔ کرومو پیتھی وغیرہ کی طب جدید پنجابی کے مقابلی تحقیق۔

(۱۷) تاریخ طب و اطبائے قدیم و جدید کی صحیح سوانح حیات اور کارنامے۔

(۱۸) سائنٹفک انسائے۔

(۱۹) رموزاتِ طب اور مطب

(۲۰) ملاحظات مرلفیان۔

ٹائل فورس قوتِ حیات

موجد

زبدۃ الحکما ممتاز الاطبا حکیم ڈاکٹر دوست محمد صاحب صابر جائنٹ ایڈیٹر تبصرۃ الاطبا و تنویر یافتہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ

ٹائل فورس طبی دنیا میں بالکل نئی عجیب و غریب۔ زود اثر۔ قوتِ حیات کی معاون گویا قوتِ حیات ہے اپنی قسم کی واحد دوا۔ دنیا کی کوئی دوا اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی

علاج بالضد اور علاج بالمثل دونوں اصولوں سے

جسم اور روح پر اثر کرتی ہے یعنی ایلوپیتھی، یونانی، دیسی اور ہومیوپیتھی میں معمول و مجرب ہے پہلی خوراک ہی بجلی کا اثر رکھتی ہے۔ چند خوراکیں مرض میں تخفیف کر دیتی ہیں

پانچ سال کی ریسرچ اور تحقیق کے بعد

سائنٹفک اصولوں پر تیار کی گئی ہے۔ یہ کیمیائی مرکب سینکڑوں امراض کی واحد دوا ہے۔ امرت دھارا اور آبِ حیات سے بالکل جدا ہے۔ اسکی کرشمہ

خصوصیت

یہ ہے کہ مختلف اذہان میں مختلف اثر رکھتی ہے۔ مثلاً زیادہ خوراک میں محرک ہے تو کم مقدار مسکن۔ اسی طرح مسہل بھی اور قابض بھی۔ اگر ایک صورت میں مسہل ہے تو دوسری صورت اس سے مختلف گویا ٹائل فورس کیلئے عمل کرتی ہے جس چیز کی کمی ہو پورا کرتی ہے جس چیز کی زیادتی ہو خارج کر دیتی ہے۔ مثلاً دستاتے ہوں تو رہ کر دیتی ہے اور قبض کو کھولدیتی ہے۔ بیرونی طور پر خفیف مقدار میں مسکن زیادہ میں محرک ہے۔ اعصابی درد کو رد کرتی ہے۔ محلل اور ورم ہے۔ اس دوائی کا نسخہ

بقراطِ زماں قہرمانِ دوراں حضرت استاذ الاطبا صاحب موجد طب جدید و بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

کو دکھا کر تصدیق کرالی گئی ہے۔ پس خود منگوا کر تجربہ کریں اور ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔ بہترین دیسی علاج ہے۔ کوئی گھر خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ قیمت بیشی فی شیشی

ملنے کا پتہ:- فیصل ریسرچ فارمیسی ۵۵ عزیز منزل فلیمنگ روڈ لاہور

ریویو

ضروری اطلاع) ناظرین تبصرۃ الاطباء خوب واقف ہیں کہ ریویو میں حقیقت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اسی یقین پر آرڈر پر آرڈر چلے آتے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ اکثر ناظرین قرض لیکر اپنا شوق پورا کرتے ہیں۔ ہمیں گہری ہمدردی ہے۔ اس لئے دفتر نے صرف ناظرین تبصرہ کے لئے کوشش سے ریویو کی کتاب پر معقول کمیشن کا انتظام کیا ہے۔ یہ رعایت دفتر کی معرفت حاصل کی جا سکتی ہے۔ کمیشن ہر کتاب کے ساتھ درج ہوگا۔

مکشوفات طب جدید :- مولفہ مرتبہ حکیم فتاح احمد صاحب ممتاز ایڈیٹر رسالہ طب جدید یورو ڈ لاہور

کاغذ، لکھائی، چھپائی دریانہ حجم $\frac{18822}{8}$ ۱۹۲ صفحات قیمت مبلغ پانچ روپیہ (کمیشن چار آنہ فیروپیہ)

حکیم صاحب موصوف کو سب سے بڑی امتیازی حیثیت یہ حاصل ہے کہ آپ اُستاذ الاطبا صاحب کے سب سے نزدیکی رشتہ دار ہیں۔ آپکی پرورش اور تعلیم طب جدید پنجابی کے ماحول میں زیر نگرانی جناب اُستاذ الاطبا صاحب ہوئی ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ممتاز صاحب طب جدید پنجابی کے رموز اور انکشافات سے کس قدر واقف ہوں گے۔ آپنے کتاب کوشش سے لکھی ہے۔ کتاب ظاہری حیثیت سے بُری نہیں البتہ حجم کے لحاظ سے قیمت بہت زیادہ ہے مگر باطن میں رموزات اور جواہرات سے بھرپور ہے صرف اسماک کا نسخہ اتنا قیمتی ہے جس کا اندازہ مشکل ہے۔ کتاب سات حصص میں منقسم ہے جو تمام کے تمام طبیب اور غیر طبیب کے لئے ضروری ہیں مثلاً حصہ چہارم میں انجن کے مرکبات کے تیار کرنے کے طریق دقت سے درج ہیں اگر قیمت کا خیال نہ کیا جائے تو ہر طبیب اور غیر طبیب کے پاس ہونی ضروری ہے،

رسالہ گلدستہ زیر ادارت ممتاز الاطباء حکیم مولوی عبد الغنی صاحب جھور والی ضلع گجرات

سائز $\frac{18822}{8}$ حجم ۴۰ صفحات کاغذ دریانہ لکھائی چھپائی عمدہ چندہ سالانہ عہ (ایک روپیہ آٹھ آنہ) نمونہ مفت۔

گلدستہ کے متعلق اسقدر لکھدینا کافی ہے کہ وہ آل انڈیا انجمن خادم الحکمت کا منظور شدہ ہے۔ رسالہ کی باگ ڈور ایک ایسی ہستی کے ہاتھ میں ہے جو انجمن اور طب جدید پنجابی کا ابتدائی رفیق ہے۔ رسالہ میں علم الامراض۔ علم الادویہ۔ علم العلاج۔ حفظ صحت۔ تجربات۔ معاشیات۔ جدید تحقیقات اور انکشافات سائنس جیسے قیمتی مضامین ہوتے ہیں۔ گرچہ جدت بہت کم ہے۔ پرانے خیالات مثلاً نزلہ زکام اور بواسیر کا جھگڑا بھی ساتھ ہے۔ مضامین اکثر دیگر رسائل سے لئے جاتے ہیں تاہم کوشش قابل تعریف ہے۔ مستقل ارکان و اغلاط پر رسالہ بہت بے لچک اور مفید ہے۔ اگر خامیاں نکال دی گئیں تو گلدستہ جلد نشو و نما کی منازل طے کر جائیگا۔ ناظرین تبصرہ خود ممبران ہیں۔ (کمیشن ۲۵ فیصدی) انہیں ضرور توجہ فرمائیں۔

صحیفہ شباب مصنفہ و مولفہ حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب کامل طب و جراحت پاکٹ سائز حجم ۸۰ صفحات لکھائی چھپائی کاغذ دریانہ جلد دیدہ زیب قیمت ۱ر

قانون عشرت عورتوں اور مردوں کے خاص تعلقات (جماع) جیسے اہم اور ضروری سلسلہ کی دوسری لڑی صحیفہ شباب ہے جس میں عنفوان شباب کی خلل کاریوں اور امراض شلاً جلق احتلام۔ کثرت جماع سرعت احتلام جریان ضعف باہ آتشک سوزاک وغیرہ وغیرہ اور ان کا حفظ ماتقدم عمدگی سے قلمبند ہے،

تعلیم الصحت :- زیر ادارت ڈاکٹر چودھری فیض الحسن صاحب مور ایم۔ بی۔ بی۔ ایس نکلسن روڈ لاہور

سائز $\frac{20826}{8}$ حجم ۴۰ صفحات کاغذ چھپائی دریانہ لکھائی عمدہ چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنہ نمونہ مفت

رسالہ کے مفید ہونے کی ضمانت قابل ایڈیٹر اور محکمہ تعلیم لاہور کا منظور فرما لینا کافی ہے۔ رسالہ کے مقاصد حفظان صحت۔ طبی تعلیم۔ سائنس کا شوق پیدا کرنا۔ بزرگوں کے کارنامے۔ مفید معلومات۔ پبلک خصوصاً بچوں عورتوں کو جسمانی صحت۔ ورزش۔ سادہ زندگی اور اخلاق کی تعلیم دینا ہے۔ ہر گھر میں اسکا پہنچنا ضروری ہے

افعال الاعضاء

گُردہ

(از حکیم قمر الدین خلف شیخ الاطباء حکیم غلام محمد صاحب نظامی پرنسپل طبیہ دار العلوم راولپنڈی)

سندہ ذیل مضمون قابل حکیم صاحب نے بڑی کوشش اور محنت سے لکھا ہے۔ اور اس میں جدت پیدا کرنے کی سعی کی ہے ناظرین دلچسپی سے مطالعہ فرمائیں۔ امید ہے کہ آئندہ بھی یہ سلسلہ قایم رہے گا (جائنٹ ایڈیٹر)

تمہید

چونکہ علم طب کا موضوع جسم انسان ہے۔ اس لئے علم طب کی تحصیل میں سب سے پہلے جسم انسان کے اعضاء کی ساخت اور اور ان کے افعال جاننا نہایت ضروری بلکہ لازمی امر ہے کیونکہ جب تک اعضائے جسم کی ساخت اور ان کے طبعی افعال کا علم نہ ہو۔ اس وقت تک ان کی حالتِ صحت کا علم نہیں ہو سکتا۔ وجہ یہ کہ جب کسی عضو کی طبعی ساخت یا طبعی فعل میں فرق آجاتا ہے۔ تو اسی حالت کو مرض کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ قدرت کاملہ نے انسانی مشینری میں گُردوں کو بھی پیدا کر کے ان کے سپرد نہایت اہم کام تفویض کیا ہے۔ جس کی صحت کی داد دیئے بغیر کوئی انسان نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان کی اہمیت کو عوام و خواص پر ظاہر و باہر کیا جائے۔ پیشتر اس کے کہ ان کے افعال قلم بند کروں۔ انسب ہوگا۔ کہ ان کی ساخت و جائے وقوع کا بھی تذکرہ کر دیا جائے۔

گُردوں کی تشریح

اُردو نام	عربی نام	انگریزی نام
گُردہ۔ گُردے	کلیہ۔ کُلیتین	کڈنی۔ کڈنیز

گُردہ یعنی کلیہ اس کی جمع تکسیر ہے۔ گُردے جنت لحم کے دو سُرخ مضغے ہیں۔ جو ماہیت بول کو جذب کر کے مثانہ کی طرف روانہ کرتے ہیں۔ گُردے تعداد میں دو ہیں۔ جو ریڑھ کے ستون کے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔ ہر ایک گُردہ گیارھویں پسلی کے نیچے۔ پیٹ کے پچھلی طرف۔ کمر کے مقام یعنی جوفِ شکم کے قطنی اور تحت الضلوع میں صلب کے ہر پہلو پر پٹھے کے زیریں اور کمر کے دو بالائی فقرات کے مقابل صفاق کے پیچھے واقع ہیں۔ دایاں گُردہ جگر کے کبیر الحجم ہونے کے باعث بائیں گُردہ سے قدرے نیچا ہے۔ گو متقدمین اطباء کا خیال

تھا۔ کہ بایاں گردہ بہ نسبت دائیں گردہ کے قد سے نیچا ہے۔ لیکن حال کی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ خیر ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس بحث میں پڑ جانے سے اصلی مقصد کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ جوانی کی حالت صحت و تندرستی میں ہر ایک گردہ چار انچ لمبا دو انچ چوڑا اور دو سے تین چھٹانک وزنی ہوتا ہے۔ اور عورتوں کے گردے مردوں کی نسبت وزن میں آدھی چھٹانک کم ہوتے ہیں۔ گردے درحقیقت نالیدار گلٹیاں ہیں۔ ہر ایک گردہ میں دو سطحیں۔ دو کنارے اور دو سرے پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اگلی سطح محدب اور اندرونی کنارہ مقعر ہوتا ہے۔ جس میں ایک کھندا نہ پایا جاتا ہے۔ جس کی راہ عروق اعصاب گردہ کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ اور پیشاب کی نالی (حالب) اس سے باہر آتی ہے۔ اس کھندانہ کو لطافتِ تشبیہی سے سرۃ الکلیہ (نافِ گردہ) کہتے ہیں۔

سرۃ الکلیہ کے عروق وغیرہ کی وضع یہ ہے۔ کہ ورید الکلیہ کی شاخیں سامنے پھر شریان اور اس کی شاخیں۔ پھر حالب پیچھے اور نیچے کی طرف واقع ہے۔

دائیں گردہ کے سامنے جگر۔ اثنا عشری اور قولون صاعد اور بائیں گردہ کے سامنے معدہ۔ بانقراس کا پتلا سرا اور قولون نازل واقع ہے

بالائی سرا۔ دبیز اور گول ہوتا ہے۔ اس پر غلافِ گردہ رکھا ہوا ہے۔

زیریں سرا۔ بخلاف بالائی کے پتلا۔ نوکدار اور آزاد ہوتا ہے۔ بایاں گردہ قدرے لمبوترہ ہوتا ہے۔

اندرونی ساخت:۔ اگر ایک گردہ کو اس کے درمیانی نشیب یعنی نافِ گردہ کے مقام پر سے پوری لمبائی میں درمیان سے چیر کر دو حصے کر دیں۔ تو اس کے اندر پہلے ایک چھوٹا سا جوف دکھائی دیتا ہے۔ یہ درحقیقت پیشاب کی نالی (حالب) کے بالائی حصہ کا پھیلاؤ ہے۔ اس کو اردو میں جیبِ گردہ۔ عربی میں حوضِ کلیہ کہتے ہیں۔ اس جوف میں تقریباً دس بارہ مخروطی ابھار پائے جاتے ہیں۔ جنہیں مینارِ گردہ کہتے ہیں۔ ان مخروطی بلندیوں کی چوٹیاں اس جوف کی طرف ہوتی ہیں۔ اور ان چوٹیوں پر سینکڑوں چھوٹے چھوٹے سوراخ پائے جاتے ہیں۔ جو درحقیقت پیشاب کی ان باریک باریک نالیوں کے دہانے ہوتے ہیں جو کہ ان میناروں کی چوٹیوں میں آکر ختم ہوتی ہیں۔ گردے کا یہ درمیانی حصہ جس میں مینارِ گردہ ہوتے ہیں۔ اور اس کے اوپر والے قشری حصہ کو یعنی گردہ کے کنارے کے نزدیک والے حصے کو جو بناوٹ میں دانہ دار اور رنگت میں سیاہی مائل ہوتا ہے۔ اس حصہ سے پیشاب کی نہایت باریک باریک نالیاں شروع ہوتی ہیں۔ ان کے گرد عروقِ دمویہ کا جال ہوتا ہے۔ ان نالیوں کے ایک طرف کے سرے بند ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف گردہ کی چوٹیوں میں تمام ہوتی ہیں۔ ان نالیوں میں سے پیشاب کے قطرات رِس رِس کر گردے کے جوف میں پہنچتے ہیں جو بندیہ حالب کے شاخ کی طرف چلے جاتے ہیں۔ ہر ایک نالی پہلے ایک چھوٹی تھیلی سے شروع ہو کر سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی نیچے کی طرف آتی ہے لیکن گردہ کی بلندیوں (مینارِ گردہ) میں آکر بالکل سیدھی ہو جاتی ہیں۔ ہر ایک تھیلی میں گردہ کی شریان کی آخری نہایت چھوٹی چھوٹی شاخوں میں سے ایک شاخ داخل ہو کر اور بل پیچ کھا کر ایک گچھا سا بناتی ہے۔ یہ گچھا ہی اس تھیلی کو بھرتا ہے۔ اور اس کا خون ایک چھوٹی سی ورید کے ذریعہ واپس جاتا ہے۔ لیکن یہ ورید فوراً ہی کسی بڑی ورید میں نہیں جا ملتی۔ بلکہ اس باریک نالی کے گرد جو عروقِ دمویہ کا جال ہوتا ہے۔ اس میں جا کھلتی ہے۔ اس عروقی جال سے چھوٹی چھوٹی ورید میں شروع ہو کر اور آہستہ آہستہ باہم مل کر ورید گردہ بناتی ہیں۔ جب خون دورہ کرتا ہوا ان گچھوں (شریانی گچھوں) میں آتا ہے۔ تو یہ چھوٹی تھیلیاں

جن میں اپنی تقسیم کا نہایت باریک استر ہوتا ہے۔ خون میں سے اجزائے بول کو علیحدہ کرتی رہتی ہیں۔ جو پھران کی باریک نالیوں میں سے رس رس کر جوفِ گردہ میں جاتا ہے۔ اور وہاں سے حالب کے ذریعہ مثانہ چلا جاتا ہے۔

کُلاہِ گُردہ یعنی تاجِ کلیہ۔ یہ زرد رنگ کی دو گلٹیاں ہیں۔ جو گُردوں کے بالائی سروں پر صفاق کے پیچھے اور صلبیہ کے ہر پہلو پر تحت العضاریف میں پائی جاتی ہیں۔ جو دونوں گُردوں کے بالائی سروں پر مثل ٹوپی یا کلاہ کے بذریعہ خانہ دار جھلی کے چسپاں ہوتی ہیں۔ دائیں گلٹی کی شکل مثلث اور بائیں کی ہلالی ہوتی ہے۔ ہر ایک گلٹی کا طول ایک سے دو انچ۔ موٹائی چھ قطانی انچ اور وزن ساڑھے تین سے آٹھ ماشہ تک ہوتا ہے۔ مگر بعض صورتوں میں یہ اتنی چھوٹی ہوتی ہیں۔ کہ ان کا پتہ چلنا بھی دشوار ہوتا ہے۔ یہ اُن گلٹیوں میں سے ہیں جن کی کوئی نالی نہیں ہوتی۔

حالبین:۔ یہ درحقیقت دو نالیاں ہیں۔ جو جیب الکلیہ سے شروع ہو کر مثانہ تک پہنچتی ہیں۔ اس کی راہ مائیت بول گُردہ سے قدرے قدرے مترشح ہو کر مثانہ میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ ہر ایک نالی کی موٹائی بقلم کے پیر کے برابر اور لمبائی ۱۶ سے ۱۸ انچ تک ہوتی ہے۔ اس کی وضع موخر بطن میں صفاق کے پیچھے ہے۔ یہ نالیاں گُردہ کی جیب وجیب الکلیہ سے شروع ہو کر نیچے اور اندر کو مائل ہوتی ہوئی شکم کی قسم قطنی سے گزر کر جوفِ حانہ میں داخل ہوتی ہیں۔ اور پھر پیچھے سامنے اور نیچے رواں ہو کر مثانہ کے قاعدہ کے بیرونی طبقہ کو چھید کر ایک انچ تک دونوں طبقات عضلیہ و مخاطیہ کے درمیان چل کر اندرونی طبقہ کو چھید کر مثانہ میں (اندرونی بلغمی جھلی کے طبق میں) ختم ہو جاتی ہے۔ نیز واضح رہے کہ حالبین قاعدہ مثانہ کے پاس ایک دوسرے سے دو انچ کے فاصلہ پر اور عُنقۂ مذی کے پاس تقریباً ڈیڑھ انچ کے فاصلہ پر ہوتے ہیں۔

ساخت:۔ اس کی ساخت دو طبقات بیرونی لیفیہ اور اندرونی مخاطیہ سے ہے۔

طبعی افعالِ گُردہ

گُردے پیشاب پیدا کرتے ہیں۔ جس طرح دوسرے غدد سے خون کے مختلف مواد مخصوص رطوبات کی شکل میں خارج ہوتے ہیں اسی طرح خون سے اجزاء بول بھی خون سے گُردے کی باریک نالیوں کے ذریعہ خارج ہوتے ہیں۔ پھران میں بھی فرق ہے۔ خون کے بعض اجزاء بلا تغیر خارج ہوتے ہیں۔ اور معمولی طور پر خون سے نفوذ کر کے پیشاب کی طرف چلے جاتے ہیں۔ یہی مواد خون میں اور پیشاب میں ایک شکل پر پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اجزاء مائیہ۔ یورک ایسڈ یعنی وہ مادہ جو زیادتی کے وقت پتھری و ریگ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بعض اجزاء پہلے گُردے میں خاص تغیر حاصل کرتے ہیں۔ اور پھر دوسری شکل اختیار کر کے خارج ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض قسم کے نمک گُردوں میں استحالہ کے طور پر پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد قارورہ میں خارج ہوتے ہیں۔

چونکہ گُردے کی شریان اور ورید حجم میں بڑی ہوتی ہے۔ اس لئے گُردوں میں خون بڑی مقدار میں تیزی سے دورہ کرتا ہے اور سارے بدن کا خون ان کے ذریعہ سے صاف ہو جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ چوبیس گھنٹے میں پیشاب کی اتنی بڑی مقدار خارج

ہوتی ہے۔ پیشاب کا جو حصہ گردے کی نالیوں میں بنتا ہے۔ وہ اگلے حصے کو جو گردہ کی طرف دھکیلتا ہے۔ جو آخر کار حالب کے راستہ شانہ میں پہنچ جاتا ہے۔

بھوک کی حالت میں شانہ کے اندر ایک منٹ کے عرصہ میں صرف دو تین قطرے پیشاب کے داخل ہوتے ہیں۔ اور انسان جب چت لیٹا ہوا ہوتا ہے تو تھوڑی دیر تک پیشاب حالب میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ پھر وہ بآسانی بہنے لگتا ہے۔ اور جب انسان کھڑا ہوتا ہے۔ تو پیشاب تیزی سے بہہ کر شانہ میں پلاتا ہے۔ اور دونوں حالب خالی ہو جاتے ہیں۔ سانس گہرے طور پر کھینچنا۔ یا پیشاب پاخانہ کے لئے زور لگانا۔ یا سخت ریاضت کرنا۔ جیسے ہاتھ سے بوجھ اٹھانا۔ کے پندرہ بیس منٹ کے بعد پیشاب کا بہاؤ شانہ کی طرف تیز ہو جاتا ہے۔ بعض تجربات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بعض چیزیں معدہ سے شانہ تک خون میں شامل ہونے کے بعد بہت جلد پہنچ جایا کرتی ہیں۔ حتیٰ کہ بعض دوائیں استعمال کرنے کے ایک یا دو منٹ بعد شانہ میں پہنچ جاتی ہیں۔ اور کھاری چیزیں پیشاب کی ترشی کو اٹھائیس منٹ کے عرصہ میں زائل کر کے کھاری بنا دیتی ہیں۔ لیکن یہ مدت مختلف ہوا کرتی ہے۔

(۱) شانہ سے پیشاب حالب کی طرف کسی وقت کیوں نہیں لوٹ سکتا؟

(۲) انسان کو پیشاب آنے کا احساس کس طرح ہوتا ہے؟

(۳) انسان پیشاب کو کس طرح خارج کرتا ہے؟

(۱) شانہ سے پیشاب حالب کی طرف کسی وقت کیوں نہیں لوٹ سکتا؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حالب پہلے بیرونی طبقہ کو چیرتا ہے۔ اس کے بعد دونوں طبقوں (پردوں) کے درمیان نصف یا پون انچ تک چلتا ہے۔ اس کے بعد اندرونی طبقے کو چیرتا ہے۔ اس سے فائدہ یہ پہنچتا ہے۔ کہ شانہ کی دیواریں جب بھاؤ سے تن جاتی ہیں۔ تو حالب کا سوراخ بیچ میں دب کر بند ہو جاتا ہے جس سے پیشاب اوپر نہیں جا سکتا۔

(۲) انسان کو پیشاب کا احساس کس طرح ہوتا ہے؟ جب شانہ پیشاب سے پُر ہو جاتا ہے۔ تو اعصاب کی وجہ سے اس کا تناؤ دماغ کو محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ اعصاب خبری کا کام کرتے ہیں۔ جب جسم میں کوئی کسی قسم کا واقعہ یا حادثہ ہو جاتا ہے۔ تو اعصاب اس کی خبر فوراً دماغ کو پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ اعصاب کا افسر اعلیٰ اور مرکز دماغ ہے۔

(۳) انسان پیشاب کو خارج کس طرح کرتا ہے؟ جب شانہ پیشاب سے پُر ہو جاتا ہے۔ اور جس وقت اس کا تناؤ محسوس ہوتا ہے تو انسان اپنی قوت ارادیہ کو استعمال کر کے شکم کے عضلات کو شانہ پر دباتا ہے۔ اور شانہ کا عضلی طبقہ بھی ساتھ ساتھ سکڑتا ہے۔ جس سے پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔

افعال کُلاہِ گُردہ

بحالی صحت اور بقاء حیات کے لئے یہ دو مشینیں نہایت اہمیت رکھتی ہیں۔ انسان میں جب یہ غدود یا گلٹیاں ماؤف ہو جاتی ہیں

تو خون کی ترکیب کیمیاوی میں خلل آجاتا ہے۔ جس سے صعب اعصاب وضعیف قلب نمایاں ہوتا ہے۔ جلد کی رنگت زردی یا سیاہی مائل ہوجاتی ہے۔ اگر اس گلٹی کا جوہر ایڈرینلین خون میں داخل کیا جائے۔ تو عضلات اختیاری کی قوتِ انقباضی بڑھ جاتی ہے۔ رگیں تن جاتی ہیں۔ دل قوی ہوجاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ گلٹیاں اندرونی طور پر کچھ ایسی عجیب چیز پیدا کرتی ہیں۔ جو خون کی ترکیب میں نہایت اہمیت رکھتی ہے۔ اور بقاء حیات کے لئے ضروری ہے۔

اس غدہ یا گلٹی کے افعال تاہم معلوم نہیں ہوئے۔ مگر اس قدر معلوم ہے۔ کہ گلٹی کے بیرونی حصہ میں کوئی رسولی وغیرہ ابتدائی زندگی میں ہوجائے۔ یا وہ بڑھ جائے۔ جس سے اس کا جوہر زیادہ مقدار میں پیدا ہوکر خون میں ملنے لگے۔ تو آدمی جلد بالغ ہوجاتا ہے۔ یعنی غیر طبعی طور پر آثار بلوغت نمایاں ہونے لگتے ہیں۔ لہٰذا اس لحاظ سے ان گلٹیوں کے جوہر کو جوہر جوانی کہا جائے۔ تو بے جا نہیں ہے۔ جوہر علاوہ گردہ کا اثر نہ صرف جسمانی نشوونما اور بلوغت پر پڑتا ہے۔ بلکہ دماغی نشوونما پر بھی اس کا خاص اثر ہے۔

مندرجہ بالا گردوں کے طبعی افعال ہیں:-

جب تک کسی عضو میں کوئی بیماری پیدا نہیں ہوتی۔ اس وقت تک اس کے افعال طبعی طور پر بالکل ٹھیک صادر ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جب کسی مرض کی وجہ سے اس کی قوتوں میں اختلال واقع ہوجاتا ہے۔ تو لامحالہ اس کے افعال طبعیہ میں بھی کچھ نہ کچھ خرابی پیدا ہوجاتی ہے۔ اس لئے جسم بدن میں سے اگر کسی عضو کے افعال مختل ہوجائیں گے۔ تو لازماً اس عضو میں کسی نہ کسی مرض کے پیدا ہونے پر دلالت کرینگے ۔ (باقی باقی)

از دفتر نیشنل طبی انسٹی ٹیوٹ میسور

اطلاع

نیشنل طبی بورڈ کے انسٹیٹوٹ کا سالانہ امتحان بعد عید الفطر یعنے ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴ فروری مقرر ہے نئے داخل ہونیوالے طلباء جلد از جلد اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتے پر روانہ کریں۔

اور بعد امتحان مذکورہ بالا طبی بورڈ کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں سرکاری اعلےٰ عہدہ دار عمائدین شہر و ذی اثر اطبائے ریاست کی شرکت رہے گی۔ غرض ہر حیثیت سے یہ جلسہ طبی دنیا میں ایک تاریخی جلسہ ہوگا۔ عموماً جملہ بہی خواہان طب و خصوصاً اطبائے ریاست میسور اس جلسہ میں شرکت فرمانے کی کوشش کریں گے کارکنان بورڈ کو ممنونیت کا موقع دیں گے۔ اور اپنی فنی خدمت کو ثابت کردیں گے

آپ کا خادم:-

سکرٹری نیشنل طبی بورڈ انسٹی ٹیوٹ شہر میسور

ام الصبیان

(از جناب زبدۃ الحکماء حکیم ڈاکٹر احمد حسن صاحب تمغہ یافتہ حکیم اجمل خاں صاحب (چھاؤنی ملتان)

۔جناب حکیم ڈاکٹر احمد حسن صاحب زبدۃ الحکماء کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ ایک کہنہ مشق و خاندانی طبیب اور کامیاب مطب کے مالک ہیں۔ اکثر رسائل میں آپ کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ نے کرۂ سماوی ایجاد کر کے طبی دنیا میں ایک عجیب و غریب چیز کا اضافہ کر دیا ہے۔ اس مفید ایجاد کی مسیح الملک جناب اجمل خاں صاحب مرحوم نے خوب توصیف فرمائی تھی۔ اور آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی کانفرنس میں ایک تمغہ اور ایک سند عطا کی مضمون ذیل جس کو شکریہ کے ساتھ درج تبصرہ کیا گیا ہے۔ صاحب ممدوح کا ایک بہترین تحقیقی مضمون ہے۔ جس پر آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی کانفرنس نے تمغہ دے کر اس کے بہترین ہونے کی تصدیق کر دی ہے ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ (جائنٹ ایڈیٹر)

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بچوں کی مرگی	صرع الطفال	ان فنٹائل کن ولشنز
کمیرہ	ام الصبیان	
جوگا	یرکع الصبیان	
آسیب	تازون	
	کاہنی	
	ابرا قلسا	
	فرخ الشیاطین	

چونکہ یہ مرض صرع یعنی مرگی کی قسم ہے۔ لہذا لفظ صرع کے متعلق مجملاً تحریر کرتا ہوں بعد خاص مرض کے متعلق عرض کیا جائیگا

لغت میں صرع کے معنی انداختن کے ہیں اور یونانی میں تازون یعنی جبیانی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ علت اطفال کو بباعث رطوبت دماغ اور ضعف اعضاء کے بہت زیادہ وقوع میں آتی ہے۔ **جالینوس** اس طرف گیا ہے۔ کہ صرع ایک سدہ ہے کہ جو کیموس دہنم کبدی غلیظ لزج سے پیدا ہوتا ہے۔ اور **رازی** کا قول ہے۔ کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں۔ کہ یہ فعل شیاطین کا ہے۔ اور **دوسرے** طبیب یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ صرع ایک مرض ہے۔ کہ افعال آلہائے حس و حرکت بے نظام اور ناتمام ہو جائیں۔ اور اس حالت میں ہیئت طبعی متغیر ہو جائے۔ اور انسان دفعتہً گر پڑے۔ اس سبب سے اس کا اسم صرع رکھا گیا۔ کیونکہ صرع

لغت میں سقوط کو کہتے ہیں۔ اسی صرع کے تحت میں ام الصبیان ہے۔ کہ جس کا اس جگہ بیان کرنا مقصود ہے۔ ام الصبیان ایک قسم صرع سے ہے۔ جو اکثر بچوں کو عارض ہوتا ہے۔

اطباء یونانی کا تحقیق لفظ اور تعریف ام الصبیان میں اختلاف ہے،

رازی کا قول ہے۔ کہ ام الصبیان صرع ہے۔ جو بخار گرم محترقہ یا بسہ قشقیہ کے ساتھ عارض ہوتا ہے۔ اور اس میں پیشاب کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اغلباً سفیدی بول کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مادہ بوجہ حدت اور تیزی کے اعلےٰ (اوپر) کی طرف میل کئے ہوئے ہوتا ہے۔ قال الرازی ہو صرع یعرض مع حمّی حادہ محترقہ یا بسہ قشقیہ وقال بعضہم: ہو ضرب من الصرع یخص لہذا الاسم عند عروضہ للصبیان وزعم انہ ہو الذی سماہ الشیخ بریح الصبیان وسماہ غیرہ بام الشیاطین وبفزع صبیان واما الحکیم ابو الفرج فقد قال فی المفتاح ان الصرع مطلقا سمی بام الصبیان بکثرۃ مایعرض لہم وقال البعض ہو الصرع الصفراوی (ام الصبیان) اور بعض اطبا کا یہ خیال ہے۔ کہ وہ صرع کی ایک قسم ہے۔ جو مخصوص کیا گیا ہے۔ اس نام (ام الصبیان) سے وقت لاحق ہونے اس کے لڑکوں کو۔ اور بعض اطباء کا یہ بیان ہے کہ یہ وہ مرض ہے۔ کہ جس کا نام شیخ نے ریح الصبیان اور علاوہ شیخ کے اور اطبا نے ام الشیاطین اور فزع الصبیان رکھا ہے لیکن حکیم ابو الفرج نے مفتاح میں بیان کیا ہے۔ کہ مطلق صرع کا نام ام الصبیان ہے۔ چونکہ اس مرض کا وقوع لڑکوں میں زیادہ ہوتا ہے اس وجہ سے اس کو ام الصبیان سے موسوم کیا ہے۔ اور بعض اطباء نے تحریر کیا ہے۔ کہ وہ (ام الصبیان) صرع صفراوی ہے۔ اور صاحب اسباب وعلامات نے لکھا ہے۔ کہ ام الصبیان لڑکوں کو عارض نہیں ہوتا۔ مگر بخار اور حرارت مزاج کے ساتھ اور سردات کے استعمال سے زائل ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے اسے صرع صفراوی میں شمار کر کے علاج ایک ہی لکھا ہے۔ مگر اوپر کے اقوال سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکیم ابو الفرج کے نزدیک صرع اور ام الصبیان دونوں لفظ مترادف ہیں۔ اور نزدیک شارح اسباب وعلامات ایک قسم صرع صفراوی سے ہے۔ قال صاحب الذخیرۃ ان ام الصبیان ہو الصفراوی علی رأی بعض الاطباء ولا تلتفتنی ان کل یعرض للصبیان بل یعتمد فی ذالک علی العلامات۔ ترجمہ صاحب ذخیرہ کا قول ہے۔ ام الصبیان صرع صفراوی ہے بعض اطباء کی رائے کے مطابق گو ساتھ ہی اس کے اس امر کا گمان نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ہر صرع جو بچوں کو عارض ہو۔ وہ ام الصبیان یعنی صرع صفراوی ہو۔ بلکہ اس کے اندر علامات پر اعتماد کرنا چاہیئے۔

اسباب

چونکہ ام الصبیان ایک قسم کی صرع ہے۔ جو اکثر بچوں کو عارض ہوتا ہے۔ اس لئے صرع اور ام الصبیان ہر دو مترادف ہیں اور سبب کلی اس مرض کا سدہ غیر تامہ ہوتا ہے۔ جو بطون دماغ اور مجاری اعصاب میں پیدا ہوتا ہے۔ اور روح نفسانی کو مجرائے طبعی پر نافذ نہیں ہونے دیتا جس کی وجہ سے اعضاء واعصاب کھنچنے اور سکڑنے لگتے ہیں۔ یہ بھی اظہر من الشمس ہے۔ کہ اگر یہاں پر سدہ

غیر تام نہ ہوتا۔ تو افعال آلہائے محس و حرکت میں فتور نہ آتا۔ اگر سُدہ تام نہ ہوتا۔ تو یقینی حس و حرکت بالکل باطل ہو جاتی۔ اور تشنج بھی واقع نہ ہوتا۔ جیسا کہ سکتہ میں ظاہر ہے۔ اور یہ بھی بخوبی ہویدا اور روشن ہے۔ کہ اگرچہ صرع مخصوص بہ مقدم دماغ ہے۔ لیکن یہ باعث مجاورت دوسرے اعضا بھی سالم نہیں رہتے۔ کیونکہ اگر دوسرے اعضا تک یہ آفت تجاوز نہ ہوتی۔ تو افعال قوت تمیز اور حفظ وغیرہ کے بالکل باطل نہ ہوتے۔ اس کے پیدا ہونے کے اسباب بہت ہیں۔ مثلاً بخار قبض۔ یرقان حصاۃ کلیہ۔ دانتوں کا اخراج شہیقہ استلا معدہ۔ بد ہضمی۔ نفخ شکم۔ پرانے اسہال خوف کھانا۔ عصبی مزاج۔ ہڈیوں کی گزدری۔ شدید کھانسی۔ نونیا یا چیچک وغیرہ خوف دماغ۔ کثرت سیلان خون۔ ورم دماغ۔ ورم امعاء وغیرہ طب جدید میں مذکورہ بالا اسباب مؤیدہ ہیں۔ اور طب قدیم میں بھی تقریباً یہی اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ ان کا سبب خود اطفال کی کمی بیشی پر ہے۔ اس واسطے ان کا بیان طب قدیم میں باعث طوالت نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اگر کرم امعاء کی وجہ سے یہ مرض ہوگا۔ تو ضرور اس کا باعث بلغم غلیظ ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس طب قدیم نے اس کے دو جاری اور جامع اسباب بیان کر دیئے ہیں جن کی تفہیم میں کوئی قباحت نہیں۔ **اول صفرا۔ دوم بلغم**۔ اکثر اطفال کو یہ مرض کثرت رطوبت یا سوء ہضم مرضہ یا تناول غذائے مرضہ مثلاً کھانے لحم بقر وغیرہ سے حادث ہوتا ہے۔ اور کبھی سقطہ و ضربہ وغیرہ سے بقول گیلانی صبیان کو صرع زیادہ تر ان کو کثرت رطوبت کے باعث عارض ہوتی ہے۔ اگر حادث ہے تو بلغم حار کی وجہ سے ہوگی اور بلغم تب یا تو صفرا کی حرارت اثر کر جاتی ہے۔ یا خود صفرا بن جاتا ہے۔ اور وہ حرارت کثرت تولد ریاح کا موجب ہوتی ہے۔ اور بچوں کے نرم اعضاء قابل نفوذ ریاح ہوتے ہیں۔ لہٰذا بچوں میں یہ مرض اکثر ریح کے سبب سے ہی عارض ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ان کی رطوبت الم دینے والی نہیں ہوتی۔ **بقول صاحب کامل** اکثر یہ مرض اطفال خورد کو دو وجہ سے ہوتی ہے۔ ایک تو بالطبع بچوں کی دماغی رطوبت کے سبب دوم۔ روایت تدبیر سے اگر سوء مزاج طبعی کے باعث سے ہے۔ تو ولادت کے اول زمانے میں حادث ہوگا۔ اگر سوء تدبیر سے ہے تو اس سے بعد میں عارض ہوگا۔ جب اطفال کا سامان کما ینبغی کیا جاتا ہے تو اکثر اس سے صحت یاب ہو کر نجات پاتے ہیں۔ **مؤلف جامع** نے تحریر کیا ہے۔ کہ بچوں کی صرع کبھی صفراوی ہوتی ہے۔ اور کبھی بلغمی۔ اور بعض محققین نے تحقیق کیا ہے۔ کہ صرع اور ام الصبیان ہر دو مترادف ہیں۔ اور اس مرض کو ام الصبیان اس واسطے کہتے ہیں۔ کہ یہ صبیان کو زیادہ تر عارض ہوتا ہے۔ باعث رطوبت دماغ اور ضعف اعصاب و اعضاء اور شرب تناول بلا ترتیب بعض کہتے ہیں۔ کہ اگر متواتر اور پے در پے واقع ہو تو **ام الصبیان** ورنہ **ریح الصبیان** اور بعض کا قول ہے۔ کہ یہ مرض صرع حقیقت میں نہیں ہے۔ لیکن مشابہ صرع ہے۔ اور اکثر یہ مرض اطفال کو وقت ولادت سے تین سال تک پانچ سال تک عارض ہوتا ہے۔ بعد ازاں شاذ و نادر **متاخرین** لکھتے ہیں۔ کہ اس مرض کا باعث ریح غلیظ ہے۔ کہ ان کے سر میں مجتمع ہو کر قحف میں یہاں تک متمدد ہوتی ہے کہ سر کے جوڑ اور درزیں کھچاؤ کے سبب جدا ہو جاتی ہیں۔ اور وہاں انگلیاں رکھنے سے محسوس ہوتی ہیں۔ نیز شیر سے بقول بخارات کا ان کے بطون میں مجتمع ہو کر سر کی طرف صعود کرنا بھی باعث زیادتی کے اس علت کا باعث ہوتا ہے۔ **انتباہ** بعض محققوں کی کتابوں میں مذکور ہے۔ کہ ام الصبیان مخصوص ہے اس صرع سے جس میں بخار حاد محرق ہو۔ اور اوبات شیر دات

کے دینے سے زائل ہوجاتی ہے۔ اور یہ خبر دیتا ہے اس اختلاف کی۔ کہ جو اوپر گذر چکا۔ اور جہاں اس کلام سے یہ نتیجہ اخذ کرلیتے ہیں کہ بچوں کو صرع نہیں ہوتی مگر خراوں۔ اور تدبیر اس کی سوائے تبریہ کے نہیں کرنی چاہیئے۔ اس گمان فاسد سے کثرت استعمال مبردات کا کرکے ایک عالم کو تباہ اور برباد کرتے ہیں۔ **بقول صاحب ذخیرہ** طبیب کو چاہیئے۔ کہ یہ گمان نہ کرلے کہ بچوں کو ام الصبیان یعنی صرع خراوی ہی عارض ہوتی ہے اور دوسری عارض نہیں ہوتی۔ بلکہ علامات پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ اسی طرح بعض دیگر محققین کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ یرع الصبیان مادہ بلغم سے ہوتی ہے۔ اور مسخنات کے استعمال سے زائل ہوجاتی ہے۔ اور بعض سابع بغیر ملاحظہ اسباب و علامات استعمال افراط مسخنات میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ اور اسی طرح مبادرت کرکے ہلاک کردیتے ہیں اور یہ دونوں رائیں فاسد ہیں۔ ان سے احتراز کرنا واجب ہے۔ خواہ یرع الصبیان مرادف ام الصبیان کا ہو یا خاص۔ اس کے علاج میں علامات اخلاط کی رعایت کرنا لازم ہے۔ اور موجودہ سبب کے موافق تدارک کرنا واجب اور مناسب ہے۔ **فائدہ** جاننا چاہیئے۔ کہ یرع الصبیان جو اکثر صبیان کو عارض ہوتی ہے۔ اس کا سبب وہ رطوبت ہوتی ہے۔ جو بچوں کے دماغ میں فطرتی اور ذاتی ہوتی ہے۔ اور قاعدہ اس رطوبت کا یہ ہے۔ کہ کبھی تو اس کا تنقیہ بحالت جنین رحم میں ہی ہوجاتا ہے۔ اور کبھی ولادت کے بعد قروح سر اور ادرام سر وغیرہ اور منخرین کے جاری ہوجانے سے ہوجاتا ہے۔ اور اگر اس کا تنقیہ نہ تو رحم میں ہوا ہو۔ اور نہ بعد ولادت قروح سر اور ادرام سر وغیرہ سے۔ تو ضرور ہے کہ یہ مرض جاری ہو۔ اور اس سے رستگاری حاصل نہ ہو۔ لیکن اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ کہ بچوں کی مرگ وقت بالغ ہونے کے خود بخود بغیر کسی علاج کے زائل ہوجاتی ہے۔ بشرطیکہ کوئی سخت غلطی یا بے تدبیری وقوع میں نہ آئے۔ مگر لازم ہے۔ کہ سن بلوغ تک انتظار نہ کریں۔ بلکہ ادویہ دافع صرع استعمال کراتے رہیں۔ کیونکہ کبھی ہلاک کردیتی ہے۔ اور کبھی مزمن ہوجاتی ہے۔ پس ضرور ہے۔ کہ اگر مادہ قلیل ہو۔ تو کوئی دوا نہ دیں۔ مگر آنا کریں۔ کہ جب دورہ واقع ہو تو بچہ کے ہاتھ پاؤں پکڑ رکھیں۔ اور تڑپنے نہ دیں اور مرضعہ کا علاج کریں۔ اور اشیاء محرک سے بچہ کو دور رکھیں۔ جیسے بیباک آواز اور تیزی سے چمکنے والی چیزوں کو دیکھنا وغیرہ **علامات** چونکہ اس مرض کی علامات لکھنے کے متعلق کانفرنس کے دعوت نامہ میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ اس لئے بندہ خارج از بحث سمجھ کر اراکین کمیٹی کا وقت ضائع کرنا اور تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔

علاج

اس مرض کے عارض ہونے کے وقت بچہ کے ہاتھ پاؤں کو پکڑیں۔ اور ہتھیلیوں کو کسی کھردری یا سخت چیز سے ملیں۔ اور نوبت کے زائل ہونے تک نہ چھوڑیں۔ تاکہ اضطراب نہ کرے۔ اور بازوؤں اور رانوں کو مضبوط باندھیں۔ پس اگر جلدی ہوش آجائے۔ تو بہتر ہے۔ اور اگر دولت پکڑے اور متواتر ہو۔ تو بہ نظر غور دیکھیں۔ کہ کس خلط کے آثار غالب ہیں۔ مطابق اس کے تدبیر کریں۔ مثلاً اگر غلبہ صفرا ہو۔ تو تبرید و ترطیب سے رفع مرض میں کوشش کریں شربتا اور سعوطا اور ضمادا علی الراس اور حجامت شرط

ساقوں پر لگانا اور شکم کو شیافات اور ضمادات اور لیفن و سہلہ ادویہ مثلاً طبیخ خطمی ۲ ماشہ خبازی ۲ ماشہ اصل السوس مقشر ۱ ماشہ شاہترہ ۲ ماشہ تخم کاسنی ½ ۱ ماشہ گل سرخ ۲ ماشہ عناب ۳ عدد عنب الثعلب ۲ ماشہ پرسیاوشاں ۲ ماشہ گل بنفشہ ۲ ماشہ گاؤزبان ۲ ماشہ سپستان ۶ عدد سنا مکی ۵ ماشہ مغز فلوس خیارشنبر ۲ تولہ شیرخشت اتولہ روغن بادام ۲ ماشہ دلیرہ سے نرم کریں۔ مگر موسم گرما اور شدت صفرا میں سنا اور مغز فلوس شرباً استعمال کرانا مناسب نہیں ہے۔ شیر مرضعہ کا تالو پر لگانا اور چند قطرے ناک میں ٹپکانا اور دودھ میں کپڑا تر کرکے یا تراشا ہوا کدو سر پر رکھنا اور قرفہ کشنیز بنفشہ کا ہونا وغیرہ اور صندل آب کشنیز میں رگڑ کر سر پر طلا کرنا اور نالہ تشنج کے لئے مضر ہے تو روغن گل یا مسکہ نیم گرم پانی میں ملا کر بدن پر مالش کرانا اور کانوں پر لگانا نہایت ہی مفید ہے۔ اور روغن کدو یا روغن گل میں کپڑا تر کرکے سر پر رکھنا فائدہ بخش ہے۔ اور یہ شیاف نہایت مفید ہے۔

صفت:۔ مغز فلوس۔ تربد سفید۔ گل سرخ۔ مکد، ۱ ماشہ شکر دو ماشہ میں ملا کر شافہ بنائیں اور روغن گل سے چرب کرکے مقعد میں رکھیں **ضماد**:۔ سنبل الطیب۔ بابونہ۔ بادیان۔ مصطگی مساوی الوزن آب عنب الثعلب میں ملا کر ضماد کریں۔ اور شیرخشت وغیرہ سے جو مذکور ہو چکی ہیں۔ لیفن کرنے کے بعد شربت انار دو شربت عناب اور شربت بنفشہ اور شربت خبازی اور مادہ شیر اور لعاب اسپغول و لعاب بہدانہ ملا کر دینے سے بہت جلد صحت ہو جاتی ہے۔ **اگر غلبہ بلغم کا ہو** تو گرم اشیا کا استعمال کرائیں۔ جند بیدستر کو عرق زنجبیل میں گھس کر ہاتھ پاؤں اور مقام تشنج پر مالش کریں۔ آب گرم میں پانچ سات نمک بھلائیں۔ اور یہ نسخہ پلائیں **صفت**:۔ بنفشہ۔ گاؤزبان۔ انیسون۔ بادیان۔ خودصلیب۔ بنادرکی۔ اسطوخودوس۔ مکد ۱ ماشہ۔ سونپ صنعتی یک عدد ترنجبین ۵ ماشہ سب کو یم پاؤ پانی میں جوش دیں جب پانی نصف رہ جائے۔ اتار کر چھان کر ترنجبین ملائیں اور ۱ تولہ ہر چھٹے گھنٹہ کے بعد پلائیں۔ یہ نسخہ دو برس کے بچہ کے لئے موزوں ہے۔ علاوہ ازیں ضعف کی حالت میں دوا المسک حار کا استعمال کرائیں۔ اگر کثرت بلغم اور آثار رطوبت کے ظاہر ہوں۔ اور تپ اور تشنگی نہ ہو۔ اور یہ اکثر وقوع میں آتا ہے۔ اس کا علاج اس طرح کریں۔ کہ نفیع اور مسہل بلغم کے بعد کرتنقیہ کریں۔ اور اس سلیوخ کا پلانا بھی مفید ہے **صفت**:۔ خودصلیب۔ عاقرقرحا۔ پوست بیخ کبر اصل السوس ہر واحد یکدو مثرغ۔ مغز فلوس۔ بھی قند ہر ایک ۲ ماشہ۔ عرق بادیان اور گاؤزبان میں جوش دے کر پلانا مفید ہے۔

دیگر نسخہ جات

ذیل کے نسخہ جات اس مرض میں بہت مفید معلوم ہوتے ہیں۔ دیگر حکماء کے تجربہ شدہ ہیں۔ بندہ نے ابھی تک ان نسخوں کا تجربہ نہیں کیا۔ مگر اجزاء کے لحاظ سے قابل قدر ہیں:۔

صفت:۔ شہد خالص عرق ادرک میں ملا کر چٹانا بہت مفید ہے۔

ایضاً:۔ جمالیتس یا پنیر یا یہ خرگوش یا فادزہر حیوانی کو فیرا در میں گھسکر بچے کو پلانا مفید ہے۔

ایضاً:۔ جو کرم درخت عشر پر ہوتا ہے۔ اس کو لے کر خشک کریں۔ اور ہموزن اس کے فلفل باریک کرکے ناک میں پھونکیں

بہت جلد دورہ موقوف ہوجاتا ہے۔ اور تازہ خون چکاد ڑ ناک اور کان میں ٹپکانا اور سر پر طلا کرنا موثر تمام ہے۔

ایضاً: پوست ہلیلہ زرد کلاں پودینہ یابسی ستر بد سفید مساوی اوزن سب کو ملا کر سفوف بنائیں۔ خوراک ایک سالہ بچے کو ایک ماشہ اور دو سالہ بچے کو دو ماشہ علی ہذا القیاس ہمراہ کسی مناسب عرق و شربت دفیرہ حسب مزاج دن میں دو بار دیں علاوہ اس مرض کے یہ نسخہ بچوں کے درد سر سرسام۔ درد شکم۔ نفخ۔ قبض اور قولنج میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ بندہ کو بھی دو تین دفعہ اس نسخہ کے بنوانے کا اتفاق ہوا۔ اور فائدہ حسب دلخواہ پایا۔

خاندانی مجربات

جو کہ اس مرض میں معمول مطب نہایت ہی موثر اور مجربات خاص سے ہیں: ۔

تریاق ام الصبیان و صفتہ: عود صلیب ماشہ جندبیدستر ۳ رتی انیسون ۵ رتی دانہ الائچی خورد ۴ رتی۔ صبر سقوطری ایک رتی فاد زہر حیوانی دا گر میسر نہ ہو تو زہر مہرہ ۴ رتی اندرجو ۳ رتی جدوار ۹ رتی سب چیزوں کو باریک پیسکر ہمراہ لعاب اسبغول کے لعقہ دانہ مونگ جوب بنائیں۔ اور ایک گولی شیر مادر میں گھس کر چھ سالہ بچہ کو دیں۔ دن میں دو بار۔ عمر کی کمی بیشی کا لحاظ و خیال رکھیں۔

اکسیر اطفال:۔ یہ نسخہ ام الصبیان۔ ریح الصبیان میں بہت ہی اعلیٰ درجہ کا اور تجربہ شدہ ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

صفتہ: سندر جھاگ ۳ ماشہ سمندر سوکھ ۳ ماشہ۔ ٹیٹری کے انڈے ۲ تولہ۔ کرم مغز شتر ۲ تولہ۔ مرگ چڑا ۲ تولہ۔ کرم صدف ۲ تولہ دال نخود پختہ ۵ تولہ۔ مشک خالص ۴ سرخ سب کو کوٹ چھان کر شہد مونٹھ کے گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی ہمراہ شیر مادر۔

ایضاً: جو کہ اپنے فائدہ میں بے نظیر چیز ہے: ۔ **صفتہ**: ۔ مشک خالص ۴ سرخ۔ مویائی اصلی ۳ ماشہ۔ خون خرگوش خشک ۳ ماشہ۔ مست لوبان ۳ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر جوب بقدر فلفل گرہ بنا کر ایک سال کے بچے کو ایک گولی ہمراہ شیر دن میں ایک بار۔

حب رحمانی جو کہ بچوں کے جملہ امراض اردہ دماغی و عصبی میں اکسیر الاثر ہے۔ اور ام الصبیان و ڈبہ اطفال کو مایوس حالت میں بھی نہایت موثر اور تیر بہدف ہے۔ ہمارے خاندان میں معمول مطب اور امراض مذکورہ کی خاص دوا ہے۔ جس کا کئی بار تجربہ کیا گیا ہے۔ ہر حالت میں مجرب ہے۔

صفتہ: حب السلاطین مدبر تولہ کا ڈروغن ۲ ماشہ۔ گیرو ۲ تولہ دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ عود صلیب ۳ ماشہ زعفران ۲ ماشہ زنجبیل ۵ تولہ سہاگہ ۳ ماشہ پیپل خورد ۲ تولہ۔ کشکی ۳ ماشہ سب دواؤں کو خوب باریک کر کے عرق سدابہ میں ادویہ کو کھرل کریں۔ اور نخود دانہ مونگ جوب بنالیں۔ اور حسب عمر ایک گولی شیر مادر میں حل کر کے پلائیں۔ خدائے کریم کے فضل

سے دوسرے دن تک فائدہ معلوم ہو جائے گا۔ آزمائش شرط ہے۔

نفوخ طلسمی اس مرض میں بہت ہی مفید اور تجربہ شدہ ہے۔ اگر اس کو اکسیر کہیں تو بجا ہے۔ ہر ایک مطب میں تیار پائیے۔ وقت پر جادو کا سا اثر کرتی ہے۔

صفتہ: تخم حنظل ۲ ماشہ۔ قشاء الحمار ۳ ماشہ۔ نوشادر ۱ ماشہ۔ شونیز ۱ ماشہ۔ کندش ۲ ماشہ مرچ سیاہ ۱ ماشہ۔ اسلجودی ۴ ماشہ۔ جند بیدستر ۱ ماشہ سب کو باریک پیس کر بطریق معروف ناک میں پھونکیں۔

نوٹ: مذکورہ بالا نسخے ہمارے خاندانی اور ہمیشہ کے معمول مطب ہیں۔ ان میں سے جس کو چاہیں۔ آزما کر دیکھیں انشاء اللہ تعالےٰ مفید ثابت ہونگے۔

حفظِ ماتقدم

تدابیر قبل از دورۂ مرض: جو بچے اس مرض میں مبتلا ہونے کے لئے مستعد ہوں۔ انہیں ہرگز قبض نہ ہونے دیں۔ اور ان کے ہاضمہ کا خیال رکھیں۔ مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی کو چرب و ثقیل و نفاخ اغذیہ سے اور نیز جماع سے پرہیز کرائیں اور بچہ کو بند اونچی جگہ پر نہ لے جائیں۔ اور اشیاء ترک سے بچہ کو دور رکھیں۔ جیسے ہولناک آواز اور تیزی سے چلنے والی چیزوں کو دیکھنا اور سخت ہوا کے چلنے کی جگہ پر یا آب رواں کے موقع پر لے جانا وغیرہ اور مرضعہ کے دودھ کی اصلاح کریں۔ اور اسے کرفس۔ گائے۔ بکری اور گھوڑے وغیرہ کے گوشت سے پرہیز کرائیں۔ علےٰ ہذا القیاس کل منجرات اور غیر ملائم اشیاء سے مرضعہ کو بچائیں۔ اور جو نسخہ جات اس مرض میں مفید ہیں۔ وہ بچے کو استعمال کرائیں۔

تدابیر دورۂ مرض: دورہ مرض کی حالت میں بچہ کے گلے۔ سینہ اور شکم کی بندش کو ڈھیلا کریں۔ اور بچہ کے ہاتھ پاؤں پکڑے رکھیں۔ اور تڑپنے نہ دیں۔ اور ہتھیلیوں کو سخت چیز سے ملیں۔ اور نوبت کے زائل ہونے تک ملتے رہیں۔ تاکہ اضطراب نہ کرے۔ اور بازوؤں اور رانوں کو مضبوط باندھیں۔ سر کو اونچا رکھیں۔ دانتوں میں بوتل کا کارک یا کپڑے کی گدی رکھ دیں تاکہ زبان دانتوں تلے آ کر کٹ نہ جائے۔ اگر ممکن ہو۔ تو اسے فوراً تا بہ گردن آب نیم گرم میں چار پانچ منٹ بٹھائیں۔ اور برگ سداب یا پیاز سنگھائیں۔ اور نمک و سبوس گندم ہموزن پوٹلی میں باندھ کر توے پر گرم کر کے سر پر تکمیہ کریں۔ قبض کی صورت میں صابن کی بتی بنا کر مقعد میں رکھیں۔ یا عصارہ ریوند ایک دورتی حسب عمر مریض دارچینی کے دودھ میں حل کر کے پلائیں۔ جب بچہ ہوش میں آ جائے۔ تو جوادیہ ام الصبیان میں مفید ہیں۔ استعمال کریں۔

علم الادویہ

(از سید فضل حسین حکیم حاذق و ممتاز الاطباء موجد حیاتِ نسواں۔ راماس ضلع امرتسر)

نام ہندی: ۔ میٹھا تیلیہ۔ میٹھا زہر۔ میٹھا بکھ۔ تیلیہ زہر **عربی:** ۔ بیش۔ خانق الذئب **فارسی:** ۔ زہر تاج الملوک **انگریزی:** ۔ ایکونائٹ (Aconite) **لاطینی:** ۔ ایکونائٹم (Aconitum) **یونانی:** ۔ اقونیطون **سنسکرت:** ۔ وِش۔ سال کوٹ۔ بچناگ۔ بکھ۔

وجہ تسمیہ: ۔ اس کا یونانی نام اکونی تون جس کا معرب اقونی طون ہے۔ اکونہ سے مشتق ہے۔ اکونہ یونانی لفظ کے معنی تخمہ سنگ کے ہیں چونکہ یہ بوٹی اونچے اونچے پہاڑوں پر عموماً پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے یونانیوں نے اس کو تخمہ سنگ سے موسوم کیا ہے۔ اور انگریزی لاطینی نام ایکونائٹ۔ ایکونائٹم وغیرہ اکونہ سے مشتق ہیں۔ جو بگڑ کر ایکونائٹ۔ ایکونائٹم بنے۔ اس کے علاوہ انگریزی میں اس کو مانکس ہڈ بھی کہتے ہیں جس کے معنی ہیں راہب کی ٹوپی یا کلاہِ راہب۔ چونکہ اس کے پھول کی شکل و شباہت پرانے زمانہ کے مسیحی راہبوں کی ٹوپی کے مشابہ ہے۔ اس لئے اس کو مانکس ہڈ کہنے لگے۔ فارسی میں اس کو تاج الملوک بھی کہتے ہیں۔ ایرانی باغبانوں نے اس کے پھول کو جو کلاہ کی شکل کا ہوتا ہے۔ اور اس زمانہ میں بادشاہ ایسے تاج پہنا کرتے تھے۔ اس کو تاج الملوک نام دیا۔ اسی طرح اس کا سنسکرتی نام وِش بیش سے مشتق معلوم ہوتا ہے۔ جو کہ عربی لفظ ہے۔ خانق الذئب اور خانق الخراس کے طبی اور عربی نام ہیں خانق بمعنی گلا گھوٹنے والا ذئب بھیڑیا کو کہتے ہیں یعنی بھیڑیئے کو ہلاک کرنے والا۔ مخزن الادویہ میں لکھا ہے۔ کہ اس کو اگر عقرب کے نزدیک رکھ دیں۔ تو عقرب فی الفور ہلاک ہو جاتا ہے۔ زہر سال کوٹ۔ خانق الذئب۔ بیشمار وغیرہ نام اس کے زہریلے اور مہلک اثرات کو ظاہر کر رہے ہیں چنانچہ پہلے زمانے میں اس کو پہلے جانوروں گرگ۔ شیر۔ چیتا وغیرہ کو مارنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ لیکن بعد میں انسانوں کو بھی دیا جانے لگا۔ چنانچہ قصاص موت کے عوض اس کو قاتل کو کھلا کر ہلاک کر دیا کرتے تھے۔ پراچین زمانے میں اس سے ایک سخت زہر نکالا جاتا تھا۔ اور اس میں تیروں اور برچھیوں کو بجھا دیا کرتے تھے۔ جو کہ لڑائیوں میں دشمن کو ہلاک کرنے کے کام آتے تھے۔

اقسام: ۔ متقدمین میں سے اہلِ ہنود اس کی اٹھارہ قسمیں بتاتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹران یورپ بیس قسم لکھتے ہیں لیکن عام طور پر دو قسم کا مستعمل ہوتا ہے۔

قسم اوّل:۔ جس کا نام بتو یا مل لیبیا ہی مگر زہر کا زور سفید ہی مل۔ جڑ ایک انچ سے تین انچ تک لمبی ہوتی ہے شکل کا دوم شکن دار مشابہ جدوار یہ قسم اکثر انگلستان و جرمنی میں کاشت کی جاتی ہے۔ اور ڈاکٹری مرکبات میں عموماً اسی قسم کا استعمال ہوتا ہے

ڈاکٹری میں اس کے پچانگ کا نام ایکو۔ نائی ٹم۔ نے۔ پے۔ لس ہے۔

قسم دوم۔ جس کا رنگ باہر سے سیاہ اور اندر سے خفیف زردی مائل۔ یہ قسم عموماً ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ کوہ ہمالیہ۔ کاشمیر۔ نیپال۔ گڑھوال وغیرہ پہاڑوں پر کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ سب سے تیز اور زہریلہ نیپال کا خیال کیا جاتا ہے۔ جسکو انگریزی میں ایکونائٹم نیروکس کہتے ہیں۔

اطبائے ہند اس کی جڑ کو استعمال کرتے ہیں۔ اور جو افعال و خواص اس کے کتابوں میں درج ہیں۔ وہ سب اس کی جڑ کے متعلق ہی ہیں۔

شکل و شباہت:۔ پھول ارغوانی رنگ کے خوشنما۔ بو وغیرہ کچھ نہیں۔ مزہ بھی نہیں۔ پتے وغیرہ چبانے سے منہ میں چنساہٹ ہوتی ہے۔ پہلے امراء باغیچوں اور باغوں میں لگایا کرتے تھے۔ اور اپنے مکانوں کی اس سے آرائش کیا کرتے تھے۔ کیونکہ پھول نہایت خوشرنگ اور خوبصورت ہے۔ چونکہ ان میں سمیت ہے۔ اس لئے اب بہت کم لگاتے ہیں بے احتیاطی سے کئی بچے پھول کو توڑ کر کھا جاتے تھے۔ اور اس کے زہریلے اثر سے عدم آباد پہنچ جاتے تھے۔

ڈاکٹری میں قسم اول سے تین رکبات بنائے جاتے ہیں۔ اصل سے جوہر ایکونے ٹیا۔ اور ٹنکچر اور لنی منٹ بنائے جاتے ہیں۔ اور پتوں سے ایکسٹریکٹ یعنی تب تیار کیا جاتا ہے۔

اعضائے متاثرہ:۔ دل۔ شش اعصاب۔ اس کی تاثیر سب سے پہلے دل پر پڑتی ہے۔ جس سے اس کی حرکت انبساطی فوراً کم ہو جاتی ہے۔ زیادہ مقدار میں کھا لینے سے پہلے دل اپنی رفتار میں غیر منظم حرکت کرتا ہے۔ اور پھر انبساطی اور انقباضی دونو

حرکتیں بند ہو جاتی ہیں۔ اور قلب ٹھیر جاتا ہے۔ اور شش مفلوج ہو کر برفین مر جاتا ہے۔ دماغ پر اس کا کچھ بہت اثر نہیں ہوتا۔ چنانچہ مریض کے ہوش و حواس میں چنداں فرق نہیں پڑتا۔ لیکن قبل از موت تمام جسمی غیر منظم ہو جاتا ہے۔ زیادہ عرصہ استعمال کیا جائے۔ تو نبض ضعیف اس قدر ہو جاتی ہے۔ کہ ایک منٹ میں ۳۰ - ۴۰ دفعہ چلتی ہے۔ اعصاب چاہے داخلی طور پر کھلایا جائے۔ یا خارجی طور پر لگایا جائے۔ تو احساس کرنے والے اعصاب کے اختتامی سروں کو پہلے کچھ تحریک ہوتی ہے۔ لیکن بہت جلد سُست کر دیتا ہے۔ اس لئے اس کا استعمال سوزشی امراض میں اعجاز مسیحائی رکھتا ہے۔ نیورلجیا۔ ذات الریہ۔ پے ری ٹائی ٹس سوزش۔ پردۂ صفاق۔ روماٹزم (وجع المفاصل)، اری پلس (سرخ بادہ) حیات حادہ اور اکثر قسم کے حیات نیوریلجیا درد جسمی اور روماٹزم حاد میں اس کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ وجع الخواد۔ وجع المعدہ۔ سوزش معدہ میں وہ فائدہ دیتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کے مقابلے کی نہیں ملتی۔ ہر قسم کے اجتماع خون کے لئے اکسیر ہے۔ اور سر سے لے کر پاؤں تک کسی عضو میں انفلامیشن ہو رہا ہو۔ تو اس کا استعمال معجزنما اثر کرتا ہے۔ مثلاً سرسام۔ امراض چشم یعنی درد چشم۔ ورم۔ ورم حلق۔ مسوڑھوں کی سوزش۔ درد خصیہ و ورم لوزتین۔ ذات الجنب۔ ذات الصدر۔ غلیان خون کے امراض مثلاً جدری حصبہ وغیرہ وغیرہ الغرض نہایت سریع التاثیر ادویہ سے ہے۔ جلیسے۔ دوا ہلاک جان لینے والی ہے۔ ویسے اپنے فوائد کے لحاظ سے جان بنانے والی اور آب حیات سے کم نہیں۔ لیکن اس کے استعمال کی سمجھ ہونی چاہیئے۔

ایکسٹریکٹ ایکونائٹ یعنی رُب بیش۔ برگ بیش تازہ ایک من سولہ سیر کو خوب کچل کر دس نکال کر کسی برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ پھٹ جائے۔ تو کھدر کے کپڑے سے صاف کر لیں۔ اور آگ پر رکھکر گاڑھا کریں۔ جب قریب القوام ہو جائے تو چنا ہوا سبز مادہ ملا کر دوبارہ آگ پر رکھکر قوام کر لیں۔ بس تیار ہے۔ خوراک ½ گرین سے ۱ گرین تک۔

ٹنکچر ایکونائٹ:۔ بیش کوٹا ہوا ۱۲۱۔ تولہ ریکٹی فائیڈ سپرٹ ۲۔ پاؤ انگریزی۔ بیش کو دو دن دو رات آدھ سیر ریکٹی فائیڈ سپرٹ میں بھگو رکھیں۔ اور گاہے گاہے حرکت دیتے رہیں۔ تیسرے روز ململین کپڑے کو لے کر چمنی لیمپ کے منہ پر باندھ دیں۔ اور لطوف شدہ سرچمنی کو ایک کشادہ منہ والی بوتل میں رکھدیں اور اوپر سے چھانا ہوا مذکور ڈال کر بقایا سپرٹ بھی ڈال دیں۔ اور پڑاؤ نہ پڑنے دیں یہاں تک کہ تمام مقطر ہو جائے۔ اور اس بیش کے ثفل کو ہاتھوں سے دبا دیں۔ اور اس عرق کو پھر مقطر کر لیں۔ پھر وزن کریں۔ اگر ۲ پاؤ پورا ہو تو بہتر ورنہ جس قدر کم ہو۔ اسی قدر اور سپرٹ ملا لیں۔ خوراک ۲ سے ۱۰ بوند تک نہایت ہوشیاری سے استعمال کریں۔ اس کے ۹ قطروں میں ایک گرین بیش ہوتا ہے۔ تپ غلیان خون جسے دموی بھی کہتے ہیں۔ اس میں نہایت مفید اور سرخ بادہ ماشرا وغیرہ امراض میں اکسیر ہے۔

لینی منٹ ایکونائٹ:۔ بیش کوٹا ہوا ۲ پاؤ انگریزی کاذور ۲۔ تولہ ریکٹی فائیڈ ایک سیر انگریزی بیش کو سپرٹ میں بھگو کر تین دن کے بعد مقطر کر لیں۔ اور پھر اس میں کافور ملا لیں۔ بس تیار ہے۔ اعصابی دردوں۔ وجع المفاصل اور ہر قسم کی درد جو اجتماع خون کے سبب سے ہو۔ اس میں نہایت مفید ہے۔ بقدر ضرورت مقام ماؤف پر ملیں۔

سفوف بشی: - میٹھا تیلیہ عمدہ ایک تولہ۔ کھنڈ دانہ دار ۹ تولہ خوب باریک پیس کر شل غبار کر دیں۔ اور اس کو کسی شیشی میں ڈال کر اس پر لیبل لگائیں۔ سفوف بشی ۱ اس میں بشی ایک رتی کا دسواں حصہ ہے = $\frac{1}{10}$

سفوف بشی ۲ سفوف بشی ۱ میں سے ایک تولہ سفوف لے کر اس میں ۹ تولہ کھنڈ دانہ دار ملا کر خوب باریک پیسیں۔ یہاں تک کہ شل غبار ہو جائے۔ اس میں بشی ایک رتی کا سوواں حصہ ہے۔ $\frac{1}{100}$

سفوف بشی ۳ سفوف بشی ۲ میں سے ایک تولہ لے کر اس میں کھنڈ دانہ دار ۹ تولہ ملا کر خوب باریک پیس لیں۔ اور جب شل غبار ہو جائے۔ محفوظ رکھیں۔ یہ سفوف بشی ۳ ہے۔ اس میں ایک رتی کا ہزارواں حصہ ہے۔ $\frac{1}{1000}$

ہر سہ نمبر موقع و مناسب حالات پر استعمال ہوتے ہیں۔ ٹمپریچر ڈون کرنے کے لئے بشی ۱ میں سے صرف ایک رتی ایک دن میں کھلائیں۔ فوراً ٹمپ تھوڑا ہو جاتا ہے۔ اور تھوڑے عرصہ کے بعد اُتر جاتا ہے۔ دورانِ خون کی تیزی اور اعصابی حس و حرکت کی تیزی میں مفید ہے۔ اجتماعِ خون کے پتوں۔ سوزشی دردوں کی ابتدائی حالتوں میں عاد اور تیز پتوں میں معجز نما اثر کرتا ہے۔ یعنی سرسام۔ دمِ حلق۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ۔ ذات الصدر۔ خناق۔ امراض غشاء مخاطی۔ سوزاک دغیرہ۔ وجع المفاصل۔ نقرس نزلہ کی خراش اور دیگر ایسے امراض میں مفید واقع ہے۔ لیکن دائمی پتوں میں اور جب درم تایم ہو جائے۔ دل کمزور ہو۔ مریض کمزور اور تھوڑا تھوڑا تپ رہتا ہو۔ ایسے حالات میں اس کا استعمال منع ہے۔

مُفت طلب کریں

مشہور و مقبول عام و مُستند

دواخانہ یونانی دہلوی کشمیری بازار لاہور

کی

انتی صفحہ کی فہرست ادویات مکمل معہ

جنتری سنہ ۱۹۳۳ء

جس میں پانچ سو سے زائد مرکبات درج ہیں ۵۰۰

(منیجر)

ایکس رے

(از زبدۃ الحکماء ممتاز الاطباء حکیم ڈاکٹر دوست محمد صابر جائنٹ ایڈیٹر)

اُنیسویں صدی کے آخر میں سائنس کا حیرت انگیز کرشمہ اور عجیب غریب انکشاف ایک سحر آفرین روشنی ہے۔ جس کا نام ایکس ریز (Rontgen Rays) یا رانجن شعاعیں ہیں۔ سائنس کا یہ قدم ایک ایسا قدم ہے جس نے دُنیائے سائنس خصوصاً فن طبابت میں نہایت ہی سہولتیں پیدا کر دی ہیں۔ سائنس کی یہ وہ جادو نما تحقیق ہے جس نے علمی اور فنی دنیا سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ کیونکہ علمی تحقیق اور سائنس کی معلومات میں اس سے جو اضافہ ہوا ہے۔ وہ بہت ہی اہم ہے۔ اور آئندہ ترقیات کی اس سے بہت امیدیں ہیں۔ ایکس ریز سے سائنس کی ہر شاخ میں نئی شاہ راہیں کھل گئی ہیں۔ اور جو عقدہ کشائیاں ان سے آج تک ہوئی ہیں۔ وہ بھی کوئی کم نہیں ہیں۔ اکثر ترقی کی بنیادیں اس نے قایم کر دی ہیں جس پر عالیشان عمارات تیار ہونگی۔ اُس وقت دُنیا کیا سے کیا ہو جائے گی۔

دُنیا کی اکثر ایجادیں اتفاقیہ ہوئی ہیں۔ اُنہیں میں سے ایکس ریز بھی ایک اتفاقیہ ایجاد ہے۔ مگر بس خوش قسمت کو اس ایجاد کا فخر حاصل ہے۔ اُس کا نام ایکس ریز کی روشنی کے ساتھ ساتھ روشن رہے گا۔

ایکس رے کا موجد جرمنی کا ایک ماہر سائنس دان اور زبردست محقق تھا۔ جو رانجن کے نام سے شہرت دوام حاصل کر چکا ہے۔ اس کی اتفاقیہ ایجاد یوں عمل میں آئی۔ کہ ایک دن رانجن ایک تاریک کمرے میں ایک نلکی سے تجربہ کر رہا تھا جس میں بجلی کی رو بخوبی خارج کر دی گئی تھی۔ یعنی اس کے اندر تقریباً ہوا نہیں تھی۔ یہ تجربہ وہ وہاں پر کر رہا تھا جہاں پر اُس کی فوٹوگرافی کی بیرومیٹر پلیٹیں پڑی تھیں۔ دوسرے دن جو اُس نے اپنی پلیٹوں کو صاف کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان کو روشنی لگ گئی ہے۔ وہ اس خیال میں لگ گیا۔ کہ ان کو روشنی کیسے لگی۔ آخر بہت تجربات اور تحقیق کے بعد معلوم کر لیا۔ کہ روشنی اس تجربہ کی نلکی سے خارج ہو کر وہاں پر پہنچی ہے جب اُس نے یہ شعاعیں معلوم کیں۔ تو وہ یہ نہ جان سکا کہ یہ شعاعیں کیا ہیں۔ اور نہ اُس کو یہ علم تھا۔ کہ ان کی ماہیت کیا ہے۔ اس لیے موجد نے اُن کا نام ایکس ریز رکھا۔ ایکس (X) انگریزی الف بے تے کا ایک حرف ہے۔ اصول ریاضی کے مطابق نامعلوم اشیاء کی صفت کو صرف ایکس سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور رے (Ray) کے معنی شعاع کے ہیں۔ اس لیے موجد نے یہاں بھی اُسی قاعدہ کے ماتحت ان شعاعوں کا نام ایکس ریز رکھا۔ جس کا ترجمہ لاشی میں کیا گیا ہے۔ ان کو اشعۂ غیر مرئیہ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ شعاعیں نظر نہیں آتیں۔ اور موجد کے نام کی نسبت سے رانجن شعاعیں بھی کہتے ہیں۔ ان شعاعوں کی ماہیت معلوم ہو جانے کے بعد بھی اس کا یہی نام قائم رہا۔

ایکس ریز ایک برقی رو ہے جو لطیف ہوا سے گذارنے کے بعد پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ برقی رو عام ہوا اور گیسوں سے نہیں گزر سکتی۔ لیکن جب اس کو کسی ایسے ظرف میں سے دوڑایا جائے جس کی ہوا بذریعہ مخروط الہوا ایک حد تک نکال دی گئی ہو

تو برقی رو اُس طرف کی باقی گیس میں سہولت سے دوڑ جائے گی۔ جس کے بعد ایک قسم کی روشنی اُس گیس میں پیدا کرے گی اس روشنی کو برق سالبہ یا شعاع سالبہ کہتے ہیں۔ یہی وہ شعاعیں ہیں۔ جو اندھیرے میں فاسفورس کے نو۔ کی طرح چمکتی ہیں۔ اور اگر ان کے درمیان کوئی دات۔ لکڑی یا لوہا رکھ دیا جائے۔ اُس میں سے نفوذ کر کے دُوسری طرف نمودار ہو جائے گی۔ ان میں سے اس طرح گزر جاتی ہیں جس طرح شیشے میں سے عام روشنی گزر جاتی ہے۔ ان شعاعوں کی جادو نما استعداد نفوذ حیرت انگیز ہے۔ شروع شروع میں انسان سُنکر تعجب کرتا ہے۔ کہ ایسی شعاعیں بھی ہیں۔ جو غیر شفاف اشیاء لوہا۔ لکڑی اور پتھر وغیرہ سے گزر جاتی ہیں۔

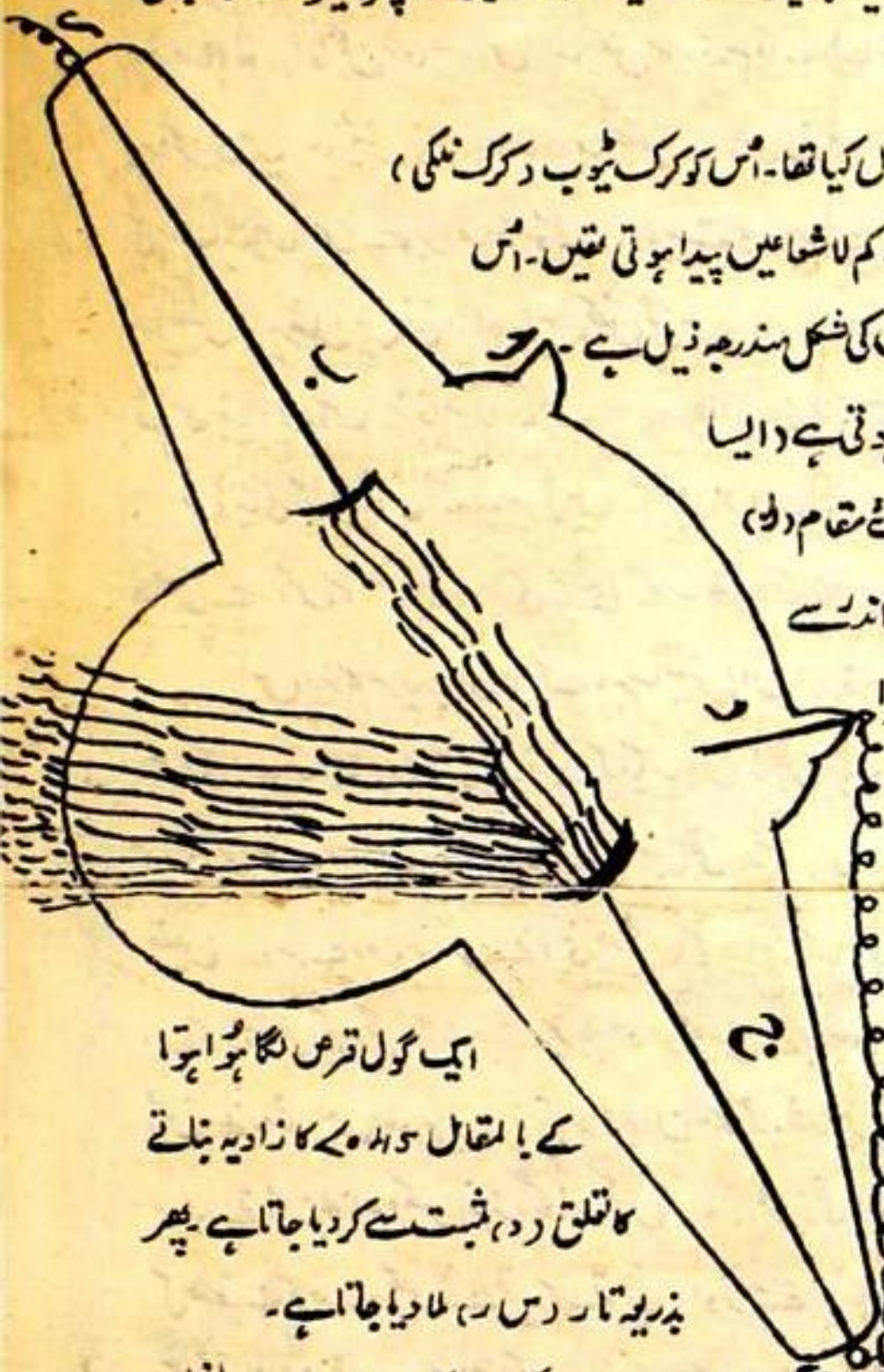

ایک گول قرص لگا ہوا ہوتا کے بالمقابل ۷۵° کا زاویہ بناتے کا تعلق (د) مثبت سے کر دیا جاتا ہے۔ پھر بذریعہ تار (س ر) ملا دیا جاتا ہے۔

اس مطلب کے لئے رانجن نے جس شیشے کے ظرف یا نلکی کو استعمال کیا تھا۔ اُس کو کرک ٹیوب (کرک نلکی) کہتے ہیں۔ مگر وہ ایک سادہ نلکی تھی۔ اُس میں یہ نقص تھا کہ اُس سے کم لاشعاعیں پیدا ہوتی تھیں۔ اُس کی جگہ اصل لاشعاعوں کے لئے جو نلکی آج کل استعمال کی جاتی ہے۔ اُس کی شکل مندرجہ ذیل ہے۔ اس کی شکل ایک ایسے شیشے کی ظرف کی ہے۔ جو سوڈا اگلاس سے بنی ہوتی ہے (ایسا کانچ جس میں تیاری کے وقت سوڈیم استعمال کیا جاتا ہے جس میں سوائے مقام (ل) کے (جو ایک سوراخ دار نالی ہے) تمام بند ہوتا ہے۔ پھر یہ مقام (ل) بھی اندر سے ہوا خارج کرنے کے بعد آگ پر پگھلا کر بند کر دیا جاتا ہے۔ ہوا بذریعہ مخرج الہوا خارج کی جاتی ہے۔ جس کا ایک حصہ مقعر ہوتا ہے۔ جس کے ایک طرف (ل) ایک نالی دار سوراخ ہے۔ اور اب [illegible] پلاٹینم کی تاریں ہیں۔ جن میں سے اب منفی (ج) متضاد منفی اور (د) مثبت ہیں جن کے انجاموں پر گول قرص لگے ہوئے ہیں۔ منفی (ب) کے دوسرے سرے پر ہے۔ تاکہ ذرات سالبہ کی سیدھی سیل بن کر اس میں سے نکلے۔ اس ہوئے ایک مقعر پلاٹینم کی بنی ہوئی متضاد منفی ہوتی ہے۔ متضاد منفی ان کے سروں کو مغرب برق کے مثبت اور منفی قطبین کے ساتھ

اتنا سمجھ لینے کے بعد اب جاننا چاہیئے۔ کہ لاشعاعیں کیسے عمل کرتی ہیں۔ یہ تو آپ جان ہی چکے ہیں۔ کہ جب ظرف سے ہوا خارج کر دی جائے۔ تو اُس میں سے برق گزر سکتی ہے۔ جب اس نلکی سے ہوا خارج کر دی گئی۔ یعنی بالکل ہی کم ہوا باقی رہ گئی۔ تو مضرب برق کی وساطت سے منفی (ب) میں سے ایک خاص قسم کی برقی کرنیں نکلیں گی۔ جن کا نام تنز کرنیں ہیں۔ چونکہ یہ کرنیں منفی طرف سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو منفی برقے یا کیتھوڈ کرنیں کہتے ہیں۔ اور یہ کرنیں ذرات کی شکل کی ہوتی ہیں۔ جس طرح ریڈیم کی بٹیا کرنیں ہیں۔ بلکہ دونوں بالکل ایک ہی چیز ہیں۔ ان کرنوں اور ریڈیم کی بٹیا کرنوں میں صرف یہ فرق ہے۔ کہ ریڈیم کی بٹیا کرنیں

شعاعوں کی کرنوں سے مقدار میں کم ہوتی ہیں۔

ان برقی ذرات کی ایک رو سیل کی صورت میں پے در پے منفی ب سے نکل کر سیدھی سامنے جاتی ہیں۔ اور متضاد منفی پر جا کر لگتی ہیں۔ تو یہ مقام گرم ہو جاتی ہیں۔ اور پھر وہاں سے نکل کر نیچے کی طرف لوٹنی پڑتی ہیں۔ اسی غرض کے لئے منفی متضاد کی تار میں کوئلے کا زاویہ بنا کر اس کو مقعر بناتے ہیں تاکہ کرنیں نیچے کے رخ اور لوٹنی پڑیں۔ یہی لاشعاعیں ہیں۔ جن کی ایجاد دنیا کے لئے ایک بیش بہا نعمت ثابت ہوئی ہے۔ اس نے جو فوائد پہنچائے ہیں۔ وہ اس کے عدم میں بالکل ناممکن ہیں۔

آپ فوراً ہی یہ سوال کرینگے۔ کہ جب یہ شعاعیں نظر نہیں آتیں۔ تو ہماری آنکھیں ان کو محسوس کیسے کر سکتی ہیں۔ واقعی یہ صحیح ہے۔ کہ آنکھیں محسوس نہیں کر سکتیں۔ مگر اس مطلب کے لئے منور مادہ استعمال کرتے ہیں۔ جو عارضی طور پر چمکنے لگتا ہے۔ جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ کہ نلکی سوڈا گلاس کی بنی ہوتی ہے۔ جب یہ لاشعاعیں اس سے خارج ہو رہی ہوتی ہیں۔ تو اس وقت نلکی سبز رنگ کی روشنی سے منور ہو جاتی ہے۔ جو اس کے گرد مدھم خوش رنگ اور بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اس روشنی سے ہی ہم کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ لاشعاعیں نکل رہی ہیں۔ ورنہ ہم لاشعاعوں کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ اس کی امواج اس قدر قلیل ہوتی ہیں۔ جو نظر نہیں آسکتیں بلکہ عام نور کی موجیں بھی نظر نہیں آتیں۔ طبیعات کا مسئلہ ہے۔ کہ نور اس وقت تک نظر نہیں آتا جب تک کہ کسی چمک دار مادے پر نہ پڑے۔ سو جب نور کی موجیں ایتھر پر پڑتی ہیں۔ تو اس کے لاتعداد ذرے چمک اٹھتے ہیں۔ پھر تصویر ہماری آنکھ کے پردہ شبکیہ پر بنتی ہے جسکو عصبہ مجوفہ محسوس کرتا ہے۔ پھر اس چیز کا جا کر ہم کو احساس ہوتا ہے۔ مگر ہم صرف نور کو ہی محسوس نہیں کر سکتے۔ بلکہ ایتھر کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ صرف ان کے اثرات کو ہی دیکھتے ہیں۔ اور روشنی کا یقین کر لیتے ہیں۔ اسی طرح لاشعاعیں بھی جب چمک دار مادے پر پڑتی ہیں۔ تو وہ روشن ہو جاتی ہیں۔ پھر آنکھ اس کو محسوس کرتی ہے۔

اس مطلب کے لئے چند مادے ہیں۔ لیکن سب سے مفید مادہ جو آج کل مستعمل ہے۔ وہ بے ریم پلاٹی نوسلیٹ نائیڈ ، ہے۔ اس سے قلیل شعاعیں بھی منور ہو جاتی ہیں۔ ایکس ریز کی فوٹوگرافی اس مادۂ منورہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس مادۂ منورہ سے ایک پردہ تیار کیا جاتا ہے۔ جس پر اعضاء مطلوبہ رکھکر شعاعیں ڈالی جاتی ہیں جس سے پردے کے دوسری طرف تصویر ظاہر ہوتی ہے۔ جو عام فوٹوگرافی کی طرح پلیٹ پر لے لی جاتی ہے۔

ایکس ریز فوٹوگرافی اور عام فوٹوگرافی میں سوائے چند تبدیلیوں کے کوئی خاص فرق نہیں۔ وہ تبدیلی بھی صرف پلیٹوں کے مصالحہ میں کمی بیشی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ نیز چونکہ ایکس ریز تیزی سے اثر کرتی ہیں۔ اس لئے ان کو صرف تھوڑی دیر ان کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ اور پھر عام فوٹوگرافی کی طرح سرخ روشنی میں دھویا جاتا ہے۔ ایکس ریز کی پلیٹ کو صرف نیگیٹو ہی رکھا جاتا ہے۔ پازیٹو کی ضرورت نہیں پڑتی۔

آپ شاید یہ خیال کریں۔ کہ جب ایکس ریز ہر غیر شفاف چیز سے گزر جاتی ہیں۔ تو پھر کس طرح لوہے۔ لکڑی سے

صندوقوں اور بدن انسان کے اندرونی حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ کثافت اضافی کا مفید قانون جاننا چاہیئے۔ جو ایک دلچسپ قانون ہے۔ عام نور کے شفاف اور غیر شفاف کے متعلق تو اوپر لکھ چکا ہوں۔ مگر ایکس رینز کے لئے کثافت اضافی کا قانون یہ ہے۔ کہ یہ شعاعیں بعض کثیف اجسام میں سے گزر جاتی ہیں۔ اور اُن کے مقابلہ میں لطیف اجسام سے نہیں گذر سکتیں بلکہ یہ جذب ہو جاتی ہیں۔ اس قانون کے بموجب جن اجسام کی کثافت اضافی کم ہے۔ وہ شفاف ہیں۔ اور جن کی کثافت زیادہ ہے وہ غیر شفاف ہیں۔ اس کے لئے اس طرح معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ دو مختلف چیزیں جن کی تہیں برابر موٹی اور یکساں تولی جائیں۔ اور اُن میں سے لاشعاعیں گزر جائیں۔ تو وہ دونوں اپنی کثافت کے لحاظ سے شفاف اور غیر شفاف ہونگی۔ عجیب و غریب بات ہے کہ شیشہ لکڑی کے مقابلہ میں کثیف اور غیر شفاف ہے۔ جس میں سے عام روشنی آسانی سے پار ہو جاتی ہے۔

اس قانون کو عام لفظوں میں اس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جو چیز اپنے وزن مخصوص میں کم ہے۔ اُس کی موٹی تہوں میں سے بھی روشنی گزر جاتی ہے۔ اور جس چیز کا وزن مخصوص زیادہ ہے۔ اُس کی پتلی تہ میں بھی روشنی جذب ہو جاتی ہے۔ سونے کے تین چار ورق روشنی نہ نکلنے کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔

اس قانون کے سمجھ لینے کے بعد آپ خود ہی جان گئے ہونگے۔ کہ جب لاشعاعیں لوہے۔ لکڑی کے صندوقوں اور بدن انسان سے گذرتی ہیں۔ تو اندرونی اجسام سونا چاندی تانبا اور ہڈی وغیرہ میں جذب ہو جاتی ہیں۔ جو صاف طور پر نظر آتے ہیں۔ جب ان کی تصویر لی جائے۔ تو پلیٹ پر ہڈی اور دھات وغیرہ میں لاشعاعیں دیر سے نفوذ کرتی ہیں یا جذب ہو جاتی ہیں۔ باقی اعضائے سفیدی مائل نظر آتی ہیں۔

آسان طریق سے اس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ایک مختلف سکوں سے بھرے ہوئے بٹوے پر لاشعاعیں ڈالیں تو شعاعیں بٹوے سے گذر کر اندرونی سکوں پر پڑینگی۔ اُن میں قانون کثافت اضافی کے بموجب کسی میں دیر سے نفوذ ہوگا۔ اور کسی میں جذب ہو جائیگی۔ جب ان کی تصویر لی جائے گی تو کئی نمایاں اور کئی مدھم نظر آئیں گے۔

فوائد: لاشعاعوں کا سب سے بڑا اور حیرت انگیز فائدہ یہ ہے۔ کہ یہ شعاعیں غیر شفاف اجسام مثلاً دھاتیں۔ پتھر۔ لکڑی اور بدن انسان وغیرہ سے گزر جاتی ہیں۔ گویا لاشعاعیں عام نور کے خلاف عمل کرتی ہیں۔ اگر لوہے لکڑی کے صندوقوں پر یہ شعاعیں ڈالی جائیں تو صندوق کے اندرونی تمام اشیاء اس طرح نظر آئیں گی۔ جیسے شیشے کے صندوق میں دکھائی دیتی ہیں۔ اور اسی طرح بدن انسان پر بھی یہ شعاعیں عمل کرتی ہیں جس سے بدن کی اندرونی تمام ہڈیاں اور اعضاء مثلاً پھیپھڑے۔ امعاء کے زخم وغیرہ اچھی طرح نمایاں ہو جاتے ہیں۔ ایکس رینز سے علم طب خصوصاً جراحی بہت امداد ملی ہے۔ جس کا اندازہ تحریر سے باہر ہے۔ اگر بدن کی ہڈی ٹوٹ جائے یا توڑ دی جائے۔ تو اس سے آسانی کے ساتھ اُس کی ہیئت معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ کہاں سے ٹوٹی ہے اور کس شکل میں ٹوٹی ہے۔ ایکس رینز سے پہلے اگر کسی کو گولی یا تیر لگ جاتا تھا۔ تو اس کا پتہ لگانے کے لئے سیکڑوں [illegible] ٹوٹنے والے اور [illegible] بدن کو چھلنی کیا جاتا تھا۔ جو سخت تکلیف دہ تھا۔ تصویر لے کر فوراً معلوم کر لیا جاتا ہے۔

سل میں صحیح تشخیص کرنے کے لیے کہ پھیپھڑے مرض سے کس قدر ضائع ہو چکے ہیں اور کس قدر درست حالت میں ہیں۔ دو سے نفوں میں آیا مریض قابل علاج ہے یا نہیں۔ اسی طرح آنتوں کے ورم ناسور اور آنتیں بل پڑ جانے سے پیچیدگی کا باعث ہوتا ہے۔ کہ وہ آنکھ سے دیکھ نہیں سکتا۔ ایکس ریز سے فوراً تشخیص کی جا سکتی ہے جس سے علاج بھی سہل ہو جاتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ پتے دونی چونی یا پیسہ نگل جاتے ہیں۔ جس کا پتہ لگانا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ کہ وہ کس حصہ میں ہے۔ اس سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ مکہ حلق۔ نجرہ یا معدہ میں ہے۔

یہ بھی جاننا چاہیئے۔ کہ ایکس ریز سے ہمیشہ دو مختلف تصاویر لینی پڑتی ہیں۔ ایک۔ اصل مطلوبہ کے مقابل سے۔ دوسری پہلو سے جس سے اندر کی گہرائی اور اس عضا سے پوری آگاہی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دونوں تصاویر ایک دوسرے پر زیادہ تر مدد بن لیتی ہیں جو اکثر اوقات مریض دونوں کے لئے مفید ہوتا ہے۔

نقصانات:۔ ہر مفید چیز کے فوائد کے بعد اس کے نقصانات سے بھی آگاہی ضروری ہے۔ ایکس ریز اگر بدن انسان پر متواتر کئی بار ڈالی جائیں تو جلد پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ خبیث دانہ ثابت ہوتا ہے۔ ایک دو بار تو خیر کوئی ایسا اثر نہیں پڑتا لیکن کافی عرصہ تک ان شعاعوں کا استعمال کیا جائے تو جلد پر اثر کے برے اثرات شروع ہو جاتے ہیں۔ پہلے تو جلد سرخ ہو جاتی ہے اور کچھ جلن معلوم ہوتی ہے۔ مگر بعد میں آبلے اور پھوڑے تک نوبت آ جاتی ہے۔ اگر اس کے بعد بھی عمل جاری رکھا جائے۔ عضو میں ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ گویا جلد کے ساتھ ساتھ خون پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اور وہ اپنی نوعیت تبدیل کر لیتا ہے۔ اس کے ساتھ افسوسناک بات یہ ہے۔ کہ اثر نہ تو خود زائل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی کسی دوائی سے اچھا ہوتا ہے۔

جس طرح معمول پر اس کے خطرناک اثرات پڑتے ہیں۔ اسی طرح عامل پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ اس کے لئے یہ تدبیر کی جاتی ہے کہ ایک لیڈ کی چادر میں رکھ کر سوراخ سے شعاعیں نکالی جاتی ہیں۔ یہ سیسے کا بنا ہوتا ہے۔ دوسرے اس وقت عامل کی پوشاک بھی سیسے کی بنی ہوتی ہے۔ وہ اس طرح تیار کی جاتی ہے۔ کہ ربڑ پگھلا کر اس میں سیسے کے ذرات ڈال دیئے جاتے ہیں۔ پھر اس ربڑ کی پوشاک تیار کی جاتی ہے۔ وہ شعاعیں اس سے تو گذر جاتی ہیں۔ مگر سیسہ سے خلق نہیں گزر سکتیں۔ کیونکہ سیسہ کثافت اضافی کے قانون کے مطابق سب سے بھاری اور غیر شفاف ہے۔ ان دونوں تدابیر سے عامل ایکس ریز سے محفوظ رہتا ہے۔

باوجود ان نقائص کے بھی ایکس رے از حد مفید اور مقبول عام ہے۔ دن دونی رات چوگنی اس کی شہرت ہوتی جاتی ہے۔ طبیب حاذق کیلئے اس کے بغیر گویا کمر ہے۔ پچھلی بیسویں صدی کے مایہ ناز طبیبوں نے جو کارہائے نمایاں اس نے انجام دیئے ہیں۔ وہ طبی دنیا میں فراموش نہیں ہو سکتے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس کی شہرت تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے۔ یہ کوئی کثیر خرچ کی چیز نہیں۔ دیہات کے متوسط حضرات ضرور اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنے مریضوں کو اس سے رونق کریں۔ اور جناب محترم استاذ الاطباء صاحب بھی دار السلام امرتسر خادم الحکمت میں جدید آلات کے ساتھ ایکس ریز کی بھی [illegible] دار السلام کی بھی ترقی اور شہرت کا باعث ہو۔

ملاحظات

تمام ناظرین تبصرہ کیلئے عموماً اور معالجین طب جدید کیلئے خصوصاً بہترین طبی اسباق

جو احباب اس ملاحظات کے کالم کو خاص غور و فکر سے مطالعہ فرمانے کی زحمت گوارا کرینگے، ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ وہ قلیل عرصہ میں طب جدید کے ماتحت علاج کرنے کا ملکہ اپنے اندر بخوبی پیدا کر سکیں گے، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ طب جدید کا طریقِ علاج تمام دُنیا کے طریقہ ہائے علاج کے مقابلہ میں آسان، مفید عام، زود اثر اور مکمل صحت دینے والا ہے۔ جو شخص اس طریقِ علاج سے آگاہ ہو جائے، پھر وہ کسی دیگر طریقِ علاج کو ہرگز پسند نہیں کر سکتا۔ اس طریقِ علاج کی نہ صرف دوائیں اعلےٰ درجہ کی قلیل المقدار اور کثیر الفوائد اور سہل الاستعمال ہیں، بلکہ طریقِ تشخیص اور طریقِ انتخاب دوا چونکہ افعال الاعضاء کے صحیح اصولوں پر قایم ہے اس لئے مریضوں کو شفائے عاجلہ و کاملہ حاصل ہوتی ہے۔ نہایت مبارک اور مخلوقِ خدا کے ہمدرد و خیر خواہ ہیں وہ لوگ، جو اس مفید ترین طریقِ علاج کو حاصل کرنے میں اپنے وقت، علم اور عقل کو خرچ کرتے ہیں۔

سلسلہ کے لئے دیکھو تبصرہ جنوری ۱۹۳۳ء

ساتواں مریض

مورخہ ۲۴ کو منشی امیں چند ملازم بھٹہ کشن چند عمر ۲۳ سال کے تیماردار نے آکر بیان کیا۔ کہ عرصہ دو یوم سے منشی صاحب موصوف کا گلا بند ہے، کچھ کھایا پیا نہیں جاتا۔ سوال کرنے پر بتلایا کہ بخار بھی ہے۔ سانس لینا بھی تکلیف دیتا ہے۔ **تشخیص مرض حلق**

علاج - دوائے اُفتے ۲ رتی ایسی ۲ پُڑیہ تین تین گھنٹہ بعد صرف پانی سے دی جائیں۔

مورخہ ۲۵ کو تیماردار آیا۔ اور بیان کیا۔ کہ آرام ہے۔ پھر دریافت کرنے پر کہا۔ بہت سا آرام ہے۔

علاج:- وہی سابقہ دوا کھلانے کی ہدایت کی گئی۔ جس سے قطعی اور مکمل آرام ہو گیا۔ نہ بخار موجود رہا اور نہ ہی گلے کی کوئی تکلیف باقی رہی اور نہ ہی تیسرے دن کسی دوا کی ضرورت باقی تھی۔

نوٹ:- دوائے اُفتے کا نسخہ گذشتہ پیوستہ سالانہ جلسہ پر جو گجرات میں ہوا تھا۔ حکیم ٹھاکر سنگھ صاحب ساکن گنہ خورد کے طلب کرنے پر عام اجلاس میں بتا دیا گیا تھا۔ اور وہ اس جلسہ کی رپورٹ میں شایع بھی ہو چکا ہوا ہے۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ بعض نئے خریدار اس دوا کا نام پڑھ کر خواہش کریں۔ کہ یہ نسخہ کون سا ہے۔ انہیں بتلایا جائے۔ اس لئے قبل اس کے کہ کسی صاحب کو اس قسم کی زحمت گوارا کرنی پڑے احتیاطاً یہ نسخہ دوبارہ لکھدیا جاتا ہے۔ ایک سیاہ سانپ زندہ حاصل کر کے اس کی زہر لے لی جائے۔ آسان ترکیب تو یہ ہے کہ کسی سپاہے (جو لوگ سانپ پالتے اور اس سے روزی کماتے ہیں) سے اپنے روبرو اس کا زہر حاصل کر لیا جائے۔ لیکن اگر خود

حاصل کرنا ہو تو سانپ کو گلے سے پکڑ کر اس کا سر کسی صاف برتن کے اوپر کریں جو چینی یا بلور کا برتن ہو۔ پھر دوسرا آدمی اس سانپ کے منہ کو کسی چاقو چھری وغیرہ سے کھولے اور اوپر کے دانتوں کو کسی زنبور آہنی سے پکڑ کر اوپر کو کھینچے۔ جس سے اس کی زہر کا وہ تھیلہ جو اس کے اوپر والے دانتوں کے اندر کی طرف ہوتا ہے پھٹ کر زہر کے قطرات برتن میں گر پڑینگے۔ لیکن احتیاط رکھیں کہ جب دانتوں کو زنبور سے اوپر کو کھینچیں سانپ کا سر برتن کی طرف نیچا کر دیں تاکہ قطرات زہر برتن کی طرف گریں ورنہ قطرات باہر گر کر ضائع ہو جائینگے۔ ایک دفعہ مجھ سے ایسی غلطی ہو گئی تھی۔ کہ میں نے خود ہی بائیں ہاتھ سے سانپ کا سر پکڑا اور دائیں ہاتھ سے چاقو پکڑ کر سانپ کے منہ کو کھولا اور اس چاقو سے اس کے دانت اوپر کو اٹھائے جس سے زہر کے قطرے میرے منہ کی طرف آئے حتے کہ ایک قطرہ میری آنکھ کے قریب پڑا جو ذرا دھو دیا گیا۔

زہر کے قطرات جس قدر ہوں اس سے نو گنا شراب مقطر (ریکٹی فائیڈ سپرٹ) اس میں ملا کر باہم مل کریں اور شیشی میں ڈال کر اس پر ۱ لکھدیں۔ پھر اس میں سے ایک قطرہ یا ایک حصے کر نو قطرے یا نو حصے شراب مقطر ملا کر خوب ہلا دیں۔ یہ دوسرا نمبر ہے۔ اس شیشی پر ۲ لکھدیں۔ اسی ترکیب سے ۳ تک بنالیں۔

اس کی خشک دوا بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ شوگر ملک (دودھ کی کھانڈ) جو انگریزی دوا فروشوں سے عام مل جاتی ہے نو حصے لے کر ایک حصہ دوا ۳ ملا دیں اور دو دو رتی کی پڑیہ بنا دیں۔ جیسا کہ مذکورۂ بالا مریض کو دی گئی۔

آٹھواں مریض

مورخہ ۱۲/۲۲ کو مسمی فتح محمد عمر ۲۶ سال ساکن ترگڑھ شفاخانہ میں آیا اور بیان کیا کہ کان میں ٹیس ہوتی ہے۔ کان میں انگریزی باجہ بج رہا ہے۔ استفسار پر بتایا کہ آٹھ دن ہوئے کہ پہلے نزلہ و زکام ہوا تھا۔ کھانسی بھی تھی۔ اب بھی کسی قدر ہے مگر زیادہ تکلیف اس کی ہے۔ دردسر بھی ہے۔ قبض نہیں ہے۔

تشخیص۔ لینن علاج - ہر سہ دم ایک ماشہ ایسی ۲ پڑیہ ایک پڑیہ صبح ایک شام ہمراہ پانی کے کھائیں۔ اور گوشت۔ گرم مصالحہ۔ مرچ وغیرہ محرکات سے پرہیز۔

مورخہ ۱۳/۲۲ کو مریض آیا اور اس نے بیان کیا کہ بہت سا آرام ہے۔ علاج وہی سابقہ۔ بس تیسرے دن دوا دینے کی ضرورت نہ رہی بالکل شفا حاصل ہو گئی۔

نوٹ۔ ہر سہ دم ہمارے شفاخانہ احمدیہ کی اصطلاح میں ایک سفوف ہے جو پوٹاسیم برومائڈ۔ سوڈیم برومائڈ۔ اور امونیم برومائڈ تینوں دوائیں ہموزن ملا کر باریک کرنے سے بنتا ہے۔ جس کا اثر دماغ۔ ناک۔ کان حلق اور آلات تناسل پر مخدر اور مسکن پڑتا ہے اسلئے ان اعضاء کے اورام اور سوزشوں اور ان کی عصبی ذکاوتوں درد اور خراش کے موقعہ پر اس دوا کا استعمال ہوتا ہے۔

نواں مریض

مورخہ ۱۲/۲۲ کو مسمات فاطمہ عمر ۴ سال مقام بدو سے شفاخانہ میں آئی۔ اور بیان کیا۔ کہ پہلے دائیں کان میں آوازیں آتی تھیں

اب بائیں کان میں بھی آتی ہیں - دریافت کرنے پر بتلایا مختلف آوازیں ہیں - ٹیں ٹیں بھی ہوتا ہے - شاں شاں - سوں سوں اور شوروغل قسم قسم کا سنائی دیتا ہے -

تشخیص طنین علاج - ہر سہ روم اماشہ ایسی ۲ پڑیہ ۳ یوم کے لئے - صبح شام ایک ایک پڑیہ ہمراہ پانی - حرکات سے پرہیز -

مورخہ ۲۵/۲ کو پھر مریضہ آئی اور بیان کیا کہ کوئی آرام نہیں آیا وہی حالت ہے - کانوں میں شوروغل ہے - زندگی کا کوئی لطف نہیں - دریافت پر بتلایا کہ بھوک کم ہے ہاضمہ خراب ہے - پیٹ میں قراقر اور نفخ رہتا ہے - علاج - کشتہ نقرہ ارتی کچلا سائیدہ ½ رتی ہاضوم اماشہ ایسی ۱۲ پڑیہ ۶ یوم کے لئے - صبح و شام غذا کھانے سے ایک گھنٹہ بعد ایک ایک پڑیہ پانی سے کھالی جائے -

مورخہ ۲/۳ کو مریضہ نے آکر بیان کیا - کہ اس دوا سے کسی قدر آرام ہے - شاں شاں کم ہوتی ہے - لیکن ایک بات میں بھول گئی تھی - کہ مجھے کچھ اونچا سنائی دیتا ہے - اس کا بھی کچھ کریں -

علاج - وہی سابقہ نسخہ کھانے کے لئے دیا جائے - اور کان میں ڈالنے کے لئے روغن سمع ایک تولہ دے دیا جائے - تاکہ روزانہ اس تیل کی چار پانچ بوند کسی صاف چمچہ میں ڈال کر آگ کے سامنے رکھ کر ذرا سا گرم کر کے کان میں ڈال دیا کریں - پندرہ منٹ کے بعد اسی طرح سے دوسرے کان میں -

مورخہ ۱۰/۳ کو مریضہ آئی - اور بیان کیا - کہ اب شاں شاں کو تو آرام ہے - مگر ثقل سماعت ابھی قدرے ہے علاج - وہی سابقہ علاج ایک ہفتہ اور جاری رکھوایا گیا - جس سے بکلی صحت ہوگئی -

نوٹ: - یہ پہلا نسخہ بغیر سوچے سمجھے اور بغیر پوری تشخیص کئے بتلا دیا گیا تھا - لیکن بعد میں آرام نہ ہونے کی صورت میں غور کرنا پڑا تو معلوم ہوا کہ یہ طنین کسی ورم - خراش وغیرہ کے باعث نہیں ہے بلکہ کمی غذا - کمی خون اور بڑھاپے کی نقاہت اس کا باعث ہے اس لئے مقوی نسخہ تجویز کیا گیا - جو کامیاب ثابت ہوا ؛

خاص رعایت

جو اخیر فروری تک دی گئی تھی - اس سے ناظرین تبصرۃ الاطباء نے کافی سے زیادہ فائدہ حاصل کیا ہے - اکثر خط موصول ہوئے ہیں کہ یہ خاص رعایت ۲۰ مارچ تک کر دی جائے - سو ناظرین کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے خاص رعایت اخیر مارچ تک بڑھا دی ہے تاکہ استاد الاطباء نمبر دنیا کے ہر گوشے میں پہنچ جائے - خاص نمبر کے لئے اس قدر کہہ دینا کافی ہے کہ پڑھ لینے کے بعد اگر پسند نہ آئے تو واپس کر دیں قیمت واپس کر دی جائے گی - خریداروں کو سالانہ چندہ میں مفت مگر یہ بھی نوٹ کر لیں کہ بغیر آرڈر کے وی پی ارسال نہیں کیا جائے گا -

چونکہ رسالہ کافی وزنی ہے - وی - پی کا خرچ تقریباً چھ آنے ہوگا - چندہ تین روپیہ سالانہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دینے میں چھ آنہ کا فائدہ ہوگا (جائنٹ ایڈیٹر)

طب جدید عالمگیر کی نادر اور قابل دید کتب

طبی رہنما یہ کتاب عثمان زماں جراح الدولہ ناظم صاحب استاذ الاطباء موجد طب جدید بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی تصنیف ہے جس میں انجمن کی ضرورت اس کے اغراض و مقاصد دستور قواعد و ضوابط وغیرہ کے بیان کرنے کے علاوہ حکیم صاحب موصوف کی تیس سالہ علمی و عملی جدوجہد کا نچوڑ یعنی آپ کے مخترعہ و مجربہ بیش بہا ایسے نسخہ جات ہیں۔ جو دنیا کی کسی کتاب میں نہیں مل سکتے اور مجرب ایسے کہ انجمن موصوف کے صدہا ممبران کی مجموعی پریکٹس میں لاکھوں مرضاء پر تجربہ کرنے کے بعد صحیح اور زود اثر ثابت ہو چکے ہیں۔ بمع صحیح ترکیب ساخت اور استعمال کے طریقوں اور فوائد ثانیہ کے بنایت فراخدلی سے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۱۲ ر ممبران انجمن سے ۸ ر

حرز جان یہ کتاب انجمن موصوف کے جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء کی مکمل رپورٹ ہے۔ جس میں علاوہ علمی بے نظیر مضامین کے جن میں کا ہر ایک مضمون طبی رموز و نکات کا گویا دریا بہ رہا ہے۔ خصوصاً وہ مضامین جو کہ استاذ الاطباء صاحب نے طب جدید کو تمام مروجہ طریقوں سے کامل اور عالمگیر اصول کے ساتھ ثابت کیا ہے علاوہ ازیں جناب بانی انجمن اور ممبران انجمن کی مرتب سے سوا سو سے زاید تصاویر درج ہیں۔ قیمت ایکروپیہ چار آنہ (صہر)

دُرِ مکنون یہ کتاب انجمن موصوف کے جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء کی مکمل رپورٹ ہے۔ جس میں علاوہ علمی مضامین کے سوا سو کے قریب ایسے نادر نسخے ہیں جو صرف دیکھنے اور تجربہ کے بعد ہی ان کی قدر معلوم ہو سکتی ہے گذشتہ جات خصوصاً تابہ کے صحیح گذشتہ جات بھی شروع صدر سے تبلا دیئے ہیں۔ قیمت صرف ایکروپیہ

اسرار الخفی یہ کتاب ۱۹۲۵ء کے جلسہ سالانہ کی مکمل روئداد ہے۔ جس میں ممبران انجمن کے قیمتی مضامین اور بانی انجمن خادم الحکمت کے ایسے نادر علمی مضامین ہیں جنہوں نے کلیات طب قدیم کی کایا پلٹ دی ہے۔ اس میں ممبران انجمن اور بانی انجمن خادم الحکمت کے تجربات بھی درج ہیں قیمت ۱۲ ر ممبران انجمن سے ۸ ر

رموز طب یہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۲۶ء کی مکمل رپورٹ ہے۔ اس میں وہ پُر لطف مضامین ہیں جو کہ مجمع کثیر میں لائق اور فاضل ممبران انجمن اور خصوصاً استاذ الاطباء جیسے فاضل کامل موجد طب جدید نے ارشاد فرمائے ہیں۔ گویا طبی رموز و نکات کا ایک دریا بہ رہا ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے ایسے نادر زمانہ مجربہ نسخے ہیں جو صرف دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ حجم ایک ہزار صفحات قیمت ۸ ر

جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء کی روئداد

عنقریب طبع ہو کر شایع ہو رہی ہے حجم ۲۰۶ صفحات قیمت عہ

نوٹ مذکورہ بالا کتابیں اکٹھی خریدنے والے احباب کو ۱/۳ رعایت دی جائے گی

حکیمو! سنو!!

فی زمانہ ہر ایک طبیب کا فرض ہے۔ کہ اپنے زیر علاج مریضوں کے اندراج کے لئے رجسٹر رکھے۔ اس سے پبلک پر رعب ہوتا ہے۔ اور گورنمنٹ کے نزدیک وقار قایم ہونے کا وسیلہ ہے۔ اگر کبھی شہادت کے موقعہ پر رجسٹر ہمراہ ہو تو کسی حاکم کو بغیر تسلیم کئے چارہ نہیں ہوتا۔

علاوہ ازیں اس میں اور بھی بہت فواید ہیں۔ حقیقت محفوظ رہتی ہے نسخے محفوظ رہتے ہیں۔ بوقت ضرورت کسی بڑے حکیم یا کسی بڑے افسر کو ملاحظہ کرا کر اس پر ریمارک کرائے جا سکتے ہیں۔ جو سارٹیفکیٹ کا کام دے سکتے ہیں قیمت رجسٹر ڈیڑھ سو صفحہ (۱۲ ر)

کلیات طب جدید

مصنفہ لقمان دوراں بقراط زماں جناب اُستاد الاطبا صاحب موجد طب جدید۔ اگر آپ صحیح معنوں میں طبیب بننا چاہتے ہیں۔ تو کلیات طب جدید کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں طب جدید ویسی کے وہ تمام علمی مضامین اور قوانینِ علاج جن کا جاننا ہر ایک طبیب کے لئے ضروری ہے۔ بوضاحت بیان کئے گئے ہیں۔ عرصہ دس سال سے یہ کتاب زیر تصنیف تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اب یہ کتاب زیورِ طبع سے آراستہ پیراستہ ہو کر اشاعت پذیر ہو رہی ہے۔ جسے شائقین ہاتھوں ہاتھ خرید کر اس کے علمی جواہرات سے متمتع ہو رہے ہیں جس نے اس کتاب کا ایک دفعہ بھی دیکھ لیا ہے عش عش کر اُٹھا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے طب جدید کا والہ و شیدا بن گیا ہے۔

قیمت مجلد (۳) روپے

کتاب الاوجاع

یہ کتاب لقمان دوراں بقراط زماں جناب اُستاد الاطبا صاحب موجد طب جدید و بانی انجمن خادم الحکمت جیسے فاضلِ کامل نے طب جدید کو تمام مروجہ طبوں سے کامل با اصول اور عالمگیر ثابت کرنے کے لئے تصنیف فرمائی ہے۔ اِس کتاب میں اوجاع کے اقسام مع اسباب و علامات و طریق علاج درج ہیں۔ اوجاع کے متعلق جس قدر طبی کتب دُنیا میں موجود ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے ہم پلہ ایک کتاب بھی نہ ہو گی۔ مصنف موصوف نے جس قدر عرق ریزی سے یہ ذخیرہ جمع کیا ہے۔ وہ قابل تحسین ہے۔ عاملانِ طب جدید کے لئے ایک صحیح دستور العمل مدون کر دیا ہے۔ حجم ایک سو سولہ (۱۱۶) صفحات

ملنے کا پتہ یہ کتاب مجلد ہے۔ قیمت (۲) ممبران انجمن سے ۱۲ر

منیجر دار الکتب انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور